سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

(جمعتہ المبارک 8، سوموار 11، منگل 12۔ مئی 2020)

(یوم الجمع 14، یوم الاثنین 17، یوم الثلاثہ 18۔ رمضان المبارک 1441ھ)

سترہویں اسمبلی : اکیسواں اجلاس

جلد 21 : شمارہ جات : 1 تا 3

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اکیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 8۔ مئی 2020

جلد 21 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	14
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	15

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تعزیت		
7۔	سابق منسٹر راجہ اشفاق سرور (مرحوم) اور معزز ممبر میاں عبدالرؤف کے والد (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت	-----------	15
	پوائنٹ آف آرڈر		
8۔	معزز ممبران اور اسمبلی سٹاف کا کورونا ٹیسٹ کروانے کا مطالبہ	-----------	16
	سوالات (محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر)		
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	22
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)		
10۔	آرڈیننس (تدارک وکنٹرول) متعدی امراض پنجاب 2020	-----------	35
11۔	آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020	-----------	35
12۔	آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020	-----------	36
13۔	آرڈیننس (ترمیم) اسٹامپ پنجاب 2020	-----------	36
14۔	آرڈیننس امتناع ہورڈنگ پنجاب 2020	-----------	37
15۔	آرڈیننس (ترمیم) (پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020	-----------	37
16۔	آرڈیننس (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020	-----------	37
	بحث		
17۔	آئندہ بجٹ اور کوروناوائرس کی وبا پر عام بحث	-----------	40

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوموار، 11۔ مئی 2020		
	جلد 21 : شمارہ 2		

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
18۔	ایجنڈا	-----------	69
19۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	71
20۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	72
	پوائنٹ آف آرڈر		
21۔	پیف کے سکول ٹیچرز کو تنخواہ کی ادائیگی کا مطالبہ	-----------	73
	سوالات (محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)		
22۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	75
	توجہ دلاؤ نوٹس		
23۔	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)	-----------	95
	سرکاری کارروائی		
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
24۔	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ فوجداری 2020	-----------	96
25۔	مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبر ہڈ کونسلیں 2020	-----------	98
	عام بحث		
26۔	آئندہ بجٹ اور کورونا وائرس کی وبا پر عام بحث	-----------	101

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	منگل، 12۔ مئی 2020		
	جلد 21 : شمارہ 3		
27۔	ایجنڈا	-----------	149
28۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	153
29۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	154
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)		
30۔	پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 اور 2 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	-----------	155
	پوائنٹ آف آرڈر		
31۔	پیف کے سکول ٹیچرز کو تنخواہ کی ادائیگی کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	-----------	157
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)		
32۔	تحاریک استحقاق بابت سال 20-2019 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	-----------	160
	سوالات (محکمہ خوراک)		
33۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	162
	تحاریک التوائے کار		
34۔	فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری شادمان لاہور کا بی ڈی ایس کے طلباء سے اضافی فیس کا مطالبہ	-----------	172

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
35-	مسودہ قانون گرین انٹرنیشنل یونیورسٹی بل 2020 ------------	178
	قراردادیں	
	(مفاد عامہ سے متعلق)	
36-	سابق معزز وزیر راجہ اشفاق سرور کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار ------------	181
37-	گندم کے آنے والے سیزن میں زمینداروں کو باردانے کی فراہمی اور قیمت کی ادائیگی کا طریق کار وضع کرنے کا مطالبہ ------------	184
38-	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	185
	قرارداد	
39-	تحفظ ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے خلاف اُٹھنے والی سازشوں پر مؤثر کارروائی کا مطالبہ ------------	186
40-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	196
41-	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(58)/2020/2225. Dated: 2nd May, 2020. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Parvez Elahi**, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Friday , 8th May 2020 at 2:00 PM** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore,
2nd May, 2020

PARVEZ ELAHI
SPEAKER"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 8- مئی 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1- آرڈیننس (تدارک وکنٹرول) متعدی امراض پنجاب 2020

ایک وزیر آرڈیننس (تدارک وکنٹرول) متعدی امراض پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2- آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3- آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4- آرڈیننس (ترمیم) اسٹامپ پنجاب 2020

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) اسٹامپ پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5- آرڈیننس امتناع ہورڈنگ پنجاب 2020

ایک وزیر آرڈیننس امتناع ہورڈنگ پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4

6۔ آرڈیننس (ترمیم) (پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) (پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

7۔ آرڈیننس (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020

ایک وزیر آرڈیننس (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) عام بحث

آئندہ بجٹ اور کورونا وائرس کی وبا پر بحث

ایک وزیر آئندہ بجٹ اور کورونا وائرس کی وبا پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1-	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی-258
2-	جناب محمد عبد اللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی-29
3-	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی-296
4-	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو-331

کابینہ

1-	جناب عبد العلیم خان	:	سینئر وزیر، وزیر خوراک
2-	ملک محمد انور	:	وزیر مال
3-	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
4-	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

6

5-	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر اطلاعات / کالونیز
6-	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*

7-	جناب عمار یاسر	: وزیر کانکنی و معدنیات
8-	جناب محمد اخلاق	: وزیر خصوصی تعلیم
9-	جناب محمد رضوان	: وزیر تحفظ ماحول
10-	سید سعید الحسن	: وزیر اوقاف و مذہبی امور
11-	جناب عنصر مجید خان نیازی	: وزیر محنت و انسانی وسائل
12-	جناب محمد سبطین خان	: وزیر جنگلات
13-	جناب محمد اجمل	: وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
14-	چودھری ظہیر الدین	: وزیر پبلک پراسیکیوشن
15-	جناب ممتاز احمد	: وزیر آبکاری، محصولات و نارکو ٹکس کنٹرول
16-	محترمہ آشفہ ریاض	: وزیر ترقی خواتین
17-	جناب محمد تیمور خان	: وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت
18-	مہر محمد اسلم	: وزیر امداد باہمی
19-	میاں خالد محمود	: وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
20-	میاں محمد اسلم اقبال	: وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
21-	جناب مراد راس	: وزیر سکولز ایجوکیشن
22-	میاں محمود الرشید	: وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
23-	ملک اسد علی	: وزیر جنگلی حیات و ماہی پروری

7

24-	جناب محمد ہاشم ڈوگر	: وزیر بہبود آبادی
25-	سردار محمد آصف نکئی	: وزیر مواصلات و تعمیرات
26-	سید صمصام علی شاہ بخاری	: وزیر اشتمال اراضی

27-	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
28-	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29-	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
30-	جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
31-	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
32-	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
33-	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
34-	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
35-	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
36-	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
37-	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

9

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2-	چودھری محمد عدنان	:	مال
3-	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4-	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5-	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6-	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7-	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8-	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9-	جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکشن
10-	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11-	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات و نارکو ٹکس کنٹرول
12-	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13-	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14-	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
15-	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
16-	جناب شکیل شاہد	:	محنت
17-	جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18-	جناب شہباز احمد	:	لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

10

19- جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی و ترقیات
20- جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
21- جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22- جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23- سید عباس علی شاہ	:	قانون و پارلیمانی امور
24- جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات و ثقافت
25- میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26- جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27- رائے ظہور احمد	:	خوراک
28- سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29- جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی و معدنیات
30- جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ و عُشر
31- جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32- جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
33- جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34- جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35- جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات و تعمیرات
36- جناب محمد طاہر	:	زراعت
37- سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38- جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

11

قائم مقام ایڈووکیٹ جنرل

جناب محمد شان گل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 8۔ مئی 2020

(یوم الجمع، 14۔ رمضان المبارک 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ
الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿١٥٦﴾ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿١٥٧﴾

سورۃ البقرۃ آیات 155 تا 157

اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے اور صبر کرنے والوں کو بشارت سنادو(155) کہ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں(156) یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی عنایتیں ہیں اور خصوصی رحمت بھی ہے اور یہی سیدھے رستے پر ہیں(157) وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور ہم سے خفا ہیں منا کے آ
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
بوبکرؓ سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا
دُنیا بہت ہی تنگ مسلمان پہ ہوگئی
فاروقؓ کے زمانے کے نقشے اُٹھا کے لا
مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے علم
ارے دروازۂ علیؓ سے یہ خیرات لے کے آ
جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور ہم سے خفا ہیں منا کے آ

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔29
3. سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے پی پی۔296
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو۔331

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

سابق منسٹر راجہ اشفاق سرور (مرحوم) اور

معزز ممبر میاں عبدالرؤف کے والد (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس ہاؤس کے ایک معزز ممبر راجہ اشفاق سرور جو منسٹر بھی رہے ہیں، ہماری پارٹی مسلم لیگ (ن) کے جنرل سیکرٹری بھی رہے وفات پا گئے ہیں اُن کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب محمد مرزا جاوید: جناب سپیکر! معزز ممبر میاں عبدالرؤف کے والد وفات پا گئے ہیں اُن کے لئے بھی فاتحہ خوانی کروادی جائے۔

جناب سپیکر: جی، دعا کروائی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات کا وقت ہے لیکن پہلے آپ بات کر لیں۔

معزز ممبران اور اسمبلی کے سٹاف کا کورونا ٹیسٹ کروانے کا مطالبہ

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پہلے تو ہمارے تمام دوستوں کی یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وبا سے ہمارے ملک اور پوری دنیا کو محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور کرم سے پوری دنیا کو نجات دے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ پتا نہیں کتنا عرصہ یہ وبا چلتی ہے تو ہمیں ہر کام میں ایک سسٹم بنانا پڑے گا کہ جب ہمارا اجلاس شروع ہو جیسا کہ آج پہلا اجلاس ہے چاہے وہ ریکوزیشن پر آئے یا گورنمنٹ بلائے تو میری یہ تجویز ہے کہ اسمبلی سٹاف جو یہاں پر کام کرے یا جتنے ممبران اجلاس میں شرکت کریں ان کا کورونا ٹیسٹ ہو جائے تا کہ ہمیں ہاؤس میں بیٹھے ہوئے یہ پتا ہو جتنے اس ہاؤس میں ممبران بیٹھے ہیں ان کا کورونا ٹیسٹ نیگٹیو ہے تو میری یہ آپ سے request ہے کہ آپ اس کا کوئی حل نکالیں۔

جناب سپیکر: جناب سعید احمد خان! ایک سیکنڈ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جب اجلاس کے لئے ریکوزیشن جمع کروائی گئی تھی تو ہماری اپوزیشن اور دوسرے ممبران کے ساتھ video link meetings ہوتی رہی ہیں تو اس وقت یہ طے ہو گیا تھا کہ اپنی اپنی پارٹی کے ممبران جنہوں نے اجلاس میں شرکت کرنی ہے وہ براہ مہربانی کورونا ٹیسٹ کی رپورٹ اپنے ساتھ لے کر آئیں اور ان کے پاس ماسک اور دوسری چیزیں بھی ہونی چاہئیں لہٰذا یہ طے ہو چکا ہوا تھا اور انشاءاللہ اس پر عملدرآمد بھی ہو رہا ہے اور میں نے بھی اپنا ٹیسٹ کروالیا ہے۔ 200 سے زائد اسمبلی سٹاف اندر کام کر رہا ہے ان کے بھی ہم نے ٹیسٹ کروائے ہیں اور اس کے بعد ان کو اسمبلی میں آنے کے لئے allow کیا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ اسمبلی کے سٹاف کا کورونا ٹیسٹ نیگٹیو ہے۔ ہم جتنے ممبران یہاں پر بیٹھے ہیں ہمیں تو کسی نے پوچھا ہے اور نہ ہی ہمیں پتا ہے کہ ہمارا کوئی ٹیسٹ ہونا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر! میری صرف آپ سے گزارش ہے کہ آپ مہربانی فرمائیں کوئی بندوبست کریں یہ ضروری نہیں ہے کہ دس، اٹھارہ یا چالیس آدمی آئیں گزارش یہ ہے کہ تمام کا ٹیسٹ کروائیں جن کا رزلٹ نیگٹیو ہے وہ تمام آئیں اور آ کر اجلاس attend کریں۔

جناب سپیکر: جناب سعید اکبر خان! آج جب پی ٹی آئی کے ممبر جناب لیاقت بدر کا ٹمپریچر چیک کیا گیا تو وہ زیادہ تھا وہ مجھے آ کر ملے ہیں تو میں نے ان سے کہا کہ آپ کو ہدایات پر عمل کرنا پڑے گا لہٰذا آپ واپس چلے جائیں اور جب آپ ٹھیک ہو جائیں تو by rotation next session میں جب آپ کی باری آئے گی آپ دوبارہ آجائیں لیکن کورونا ٹیسٹ کروا کر آئیں۔ یہ تمام arrangements ہم نے کئے ہوئے ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! یہاں پر میرے تمام colleagues بیٹھے ہوئے ہیں ان سے پوچھیں کہ کسی نے ہمیں کورونا ٹیسٹ کے حوالے سے پوچھا ہے اور نہ ہی کسی نے اس حوالے سے ہمیں کچھ کہا ہے۔

جناب سپیکر: خان جناب سعید اکبر خان! کورونا ٹیسٹ آپ نے خود کروانا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آپ یہاں اسمبلی میں کوئی اس طرح کا arrangement کریں تاکہ کوئی مسئلہ نہ ہو۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! آپ پھر ممبران کے بھی ٹیسٹ کروادیں کیونکہ تمام parliamentarians زیادہ ذمہ دار ہیں تو میں جناب محمد بشارت راجہ اور ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ جن ممبران نے کورونا ٹیسٹ نہیں کروائے اور وہ یہاں پر بیٹھے ہیں ان کے ٹیسٹ کروادیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، ابھی کہہ دیتے ہیں اور ٹیسٹ کروا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب سعید اکبر خان! میں نے منسٹر صاحبہ سے کہہ دیا ہے اور ابھی بندہ آجائے گا تو جس نے بھی ٹیسٹ کورونا ہے وہ کروا لے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلے کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں جبکہ ہمارا اسمبلی سیشن چل رہا ہے تو اسمبلی کے باہر پرائیویٹ سکولز ٹیچرز پر امن احتجاج کر رہے ہیں۔ آپ کے دور میں PEC شروع کی گئی تھی اور ساڑھے تین لاکھ طلباء enroll کئے گئے تھے۔ پھر میاں محمد شہباز شریف کے دور میں ان کی تعداد 31 لاکھ تک پہنچ گئی تھی اور اس وقت 24 لاکھ یعنی کوئی 6 یا 7 لاکھ ان کی تعداد میں کمی ہوئی ہے تو ان کو تین ماہ سے تنخواہیں نہیں ملیں لہٰذا میری submission صرف یہ ہے کہ منسٹر سکولز اور سیکرٹری سکولز ان کے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلے کو solve کروا دیں۔ ان میں سے زیادہ تر بچے verified ہیں، CMIT کی رپورٹ بھی آگئی ہے تو باقی جو unverified بچے تھے وہ بھی verify ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! میں اس حوالے سے آپ کو عرض کرتا ہوں کہ ان تمام لوگوں نے اور ان کی ایسوسی ایشن نے مجھ سے رابطہ کیا تھا تو پھر میں نے اپنے گھر ایجوکیشن منسٹر کو بلایا اور ان کے ساتھ ان کی میٹنگ کروا دی تھی۔ آپ نے جو باتیں کہی ہیں وہ منسٹر صاحب نے اس وقت نوٹ کر لی تھیں اور ان کو ساتھ لے گئے تھے اور ان کے ساتھ باقاعدہ انہوں نے کام بھی شروع کر دیا تھا تو آج منسٹر صاحب تشریف نہیں لائے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! ان کو دوبارہ کہنا پڑے گا کیونکہ باہر ٹیچرز پھر protest کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! چلیں جب منسٹر صاحب ہاؤس میں آجائیں تو آپ مجھے یاد کروادیں تو ان کو دوبارہ کہہ دیں گے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جہاں تک کورونا ٹیسٹ کا تعلق ہے تو میرا خیال ہے کہ جو ممبران ٹیسٹ کورونا چاہتے ہیں وہ کروالیں اور اگر کوئی ممبر ٹیسٹ نہیں کروانا چاہتا تو کیا اس کا زبردستی ٹیسٹ کرنا ہے تب بھی آپ بتادیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! جو ممبر ٹیسٹ کورونا چاہتا ہے وہ کروالے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا مشہود احمد خان! اب یہ آخری پوائنٹ آف آرڈر ہے اس کے بعد کارروائی کو آگے بڑھاتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے PEC کے معاملے پر دونوں کو اکٹھا کیا اور اس حوالے سے خود دلچسپی لی لیکن بدقسمتی سے یہ جو ٹیچرز باہر آئے ہیں یہ اس لئے آئے ہیں کہ آپ کے نوٹس لینے کے باوجود ان پر FIRs کاٹی گئی ہیں اور ان اساتذہ کو گرفتار کیا گیا ہے تو یہ انتہائی condemnable ہے اور اس پر میں چاہوں گا کہ جس طرح پہلے آپ نے اس معاملے کو دیکھا تھا پھر اس پر نظر ثانی کریں کیونکہ یہ تعلیم اور اساتذہ کا ایشو ہے لہٰذا پورے پنجاب میں اس حوالے سے تشویش پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری میری آج آپ کے توسط سے حکومت سے یہ request ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جب ہم آزادی اظہار رائے کی بات کرتے ہیں، جب ہم basic human rights and basic fundamental rights کی بات کرتے ہیں تو اس میں آزادی چاہے ایک عام آدمی ہو یا ممبر اسمبلی ہو سب کو ملنی چاہئے۔ آج لیڈر آف دی اپوزیشن جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو 335 دن سے زیادہ پابند سلاسل کئے ہوئے ہو چکے ہیں۔ نیب کا کردار آپ کے سامنے

ہے نیب ایک ایسا ادارہ بن چکا ہے کہ چیئر مین نیب نے کہا کہ ہم face نہیں بلکہ کیس دیکھتے ہیں لیکن ابھی تک جو نیب کا ریکارڈ نظر آ رہا ہے اس میں وہ face دیکھ کر inquiries کر رہے ہیں اور نیب کی جتنی inquiries ہوئی ہیں چاہے وہ آشیانہ، فواد حسن فواد یا خواجہ سعد رفیق کا کیس ہو جس کا کیس بھی عدالت میں گیا وہ inquiries عدالتوں میں چیلنج ہوئی ہیں۔ شاہد خاقان عباسی کے کیس سے لے کر مفتاح اسماعیل کے کیس تک ہر کیس میں نیب کو عدالت میں بہت ڈانٹا گیا کہ آپ نے اتنے دنوں میں کیا کیا ہے؟ تو یہ ایک لمبی لسٹ ہے، کامران مائیکل اور حافظ نعمان کے بارے میں آپ نے دیکھا کہ ان کو بری کر دیا گیا ایک شخص جس کو ایک سال تک آپ نے جیل میں رکھا اور وہ بری ہو جاتا ہے۔ یہاں پر خواجہ سلمان رفیق بھی بیٹھے ہیں مطلب کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے گزارش ہو گی کیونکہ اس طرح جو selected accountability ہے چاہے وہ کسی کی بھی ہو ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ چند دن پہلے اسی طرح آپ کے حوالے سے بھی خبریں آنا شروع ہوئیں اور نیب نے اس پر جوبات کی تو ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ نیب اپنا House in order کرے۔ یہاں پر بزنس کے تباہ ہونے کی بڑی وجہ نیب کا وہ سلوک تھا جس کی وجہ سے بزنس تباہ ہو گیا کورونا وائرس تو بعد میں آیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آج یہاں پر یہ کہنا چاہوں گا کہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف اسیر جمہوریت ہیں، جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی قربانیاں جمہوریت کے لئے آپ کے سامنے ہیں چاہے جب جناب پرویز مشرف کی آمریت تھی تب بھی جناب محمد حمزہ شہباز شریف پابند سلاسل تھے اور یہاں پر بیٹھ کر انہوں نے اس طرح کی صعوبتوں کا سامنا کیا اور آج پھر جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو ٹارگٹ کر کے اگر یہ سمجھتے ہیں کہ مسلم لیگ (ن) کے مشن کو ناکام بنا دیں گے تو یہ جتنے مرضی اور لوگوں کو گرفتار کر لیں مسلم لیگ (ن) اپنے مشن پر میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی سربراہی میں اور جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی قربانی سے آگے چلتی رہے گی چلتی رہے گی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اپنی بات اس شعر پر ختم کروں گا۔

اب وہ سلسلہ عنادر کھ نہیں سکتا
مجھے وہ سچ کہنے سے باز رکھ نہیں سکتا

وہ میرے حالات تو ناساز کر سکتا ہے
وہ میرے حالات ناساز رکھ نہیں سکتا

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: رانا محمد اقبال خان! آپ نے تو بات کر نہیں لی؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! وہ اور بات تھی اب میں اور بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں اس ہاؤس سے متعلقہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ Chair نے معزز ممبر خواجہ عمران نذیر سے کہہ دیا تھا کہ چونکہ آپ نے اپنی تقریر میں غلط الفاظ استعمال کئے ہیں اس لئے آپ یہاں سے اپنے آپ کو abstain کریں۔ ہم نے بات کی تو جناب محمد بشارت راجہ کہنے لگے کہ ہم ریکارڈنگ دیکھ لیتے ہیں اگر خواجہ عمران نذیر نے کوئی ایسی بات نہیں کی تو پھر ہم معذرت کریں گے اور اگر آپ کی طرف سے ایسی بات ہوئی ہے تو میں نے کہا کہ پھر ہم معذرت کریں گے لہٰذا اب میں آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا جناب محمد بشارت راجہ نے ہماری عدم موجودگی میں ریکارڈنگ چیک کی ہے یا نہیں؟ چونکہ اس دن اجلاس کا آخری دن تھا اس لئے شاید جناب محمد بشارت راجہ وہ ریکارڈنگ نہ دیکھ پائے ہوں لہٰذا اب کوئی ٹائم رکھ لیں تو ہمارے بھی دو دوست آجائیں گے اور دیکھ لیں گے، اگر ہم نے زیادتی کی ہو گی تو ہم معذرت کریں گے ورنہ یہ معذرت کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کے بعد آج پہلا دن ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ! نوٹ کر لیں پھر دیکھ بھی لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے دیکھنے کی چیز ہے میں ان سے رابطہ کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: رانا محمد اقبال خان نے جو کہا ہے اسے چیک کر لیں۔ جی، محترمہ رابعہ نسیم فاروقی!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میڈیا کے بار بار messages آ رہے ہیں کہ انہیں کارروائی تک رسائی حاصل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ کی جو بھی ٹیکنیکل ٹیم ہے اسے کہیں کہ وہ اسے دیکھ لے چونکہ ایسے تو اجلاس کرنے کا فائدہ ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جس کے پاس انٹرنیٹ اور لیپ ٹاپ ہے وہاں سب کو کارروائی پہنچ رہی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے ابھی چیک کیا ہے انہیں کارروائی نہیں مل رہی۔ پلیز آپ چیک کروالیں۔

جناب سپیکر: جناب عنائیت اللہ لک! آپ چیک کرا لیں اور اگر کوئی problem ہے تو اسے ٹھیک کروادیں۔

سوالات

(محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج ایجنڈا پر محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 2249 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2249 بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سوال نمبر 3183 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔264 کے آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور ٹی ایچ کیو میں ماہانہ انسولین کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3183: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی 264 (رحیم یار خان) میں ٹی ایچ کیوز، آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں ماہانہ کتنی مقدار میں انسولین فراہم کی جاتی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے ایک سال سے ٹی ایچ کیو ہسپتال صادق آباد، آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں انسولین کی سپلائی نہیں دی جارہی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ٹی ایچ کیو ہسپتال، آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں مریضوں کو انسولین نہ دینے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس ٹی ایچ کیو ہسپتال، آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں کب تک انسولین کی سپلائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی رحیم یار خان تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال صادق آباد، رورل ہیلتھ سنٹرز تحصیل صادق آباد کو ان کی ڈیمانڈ کے مطابق انسولین فراہم کی جارہی ہے اور بنیادی مراکز صحت کو انسولین فراہم نہیں کی جاتی۔

(ب) تحصیل ہسپتال صادق آباد کو سال 2019 کے دوران 5550 انسولین کی وائلز اور رورل ہیلتھ سنٹرز کو 2700 وائلز فراہم کی گئی ہیں۔ برائے سال 2020 میں اب تک تحصیل ہسپتال صادق آباد کو 1100 وائلز فراہم کی جاچکی ہے مزید ان کی ڈیمانڈ کے مطابق فراہم کردی جائے گی۔

(ج) نہیں ایسا بالکل نہیں ہے۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال صادق آباد، رورل ہیلتھ سنٹرز صادق آباد کو ان کی ڈیمانڈ کے مطابق انسولین فراہم کی جا رہی ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ ہے۔

(د) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی رحیم یار خان، تحصیل صادق آباد، رورل ہیلتھ سنٹرز تحصیل صادق آباد کو ان کی ڈیمانڈ کے مطابق انسولین فراہم کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں نے منسٹر ہیلتھ محترمہ ڈاکٹر صاحبہ سے اپنے حلقہ پی پی-264 تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں THQ، RHCs اور BHUs میں ماہانہ انسولین کی فراہمی کے حوالے سے سوال پوچھا تھا۔ I am very much satisfied with the answer اور اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی بات کے اختتام پر حوالہ دینا چاہوں گا کہ میں پچھلا پورا مہینہ رحیم یار خان میں تھا اور وہاں یہ کورونا کا معاملہ کافی عروج پر تھا چونکہ وہاں زائرین کی بہت تعداد واپس آئی اور ہمارے کافی سارے لوگ جو عرب ممالک میں پھنسے ہوئے تھے وہ بھی رحیم یار خان واپس آئے۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس اور آپ کے توسط سے منسٹر ہیلتھ ڈاکٹر صاحبہ کا شکریہ ادا کروں گا اور خراج تحسین بھی پیش کروں گا I was in touch with her on daily basis. وہاں تقریباً چار سو زائرین کا مسئلہ تھا جس طرح انہیں Quarantine کیا گیا، جس طرح ان کی testing کی گئی اور جس طرح انہیں باعزت طریقے سے اپنے گھر واپس روانہ کیا گیا اس میں ہمارے ڈی سی رحیم یار خان جناب علی شہزاد کا بڑا کردار ہے، اس میں ہمارے CEO ہیلتھ سخاوت رندھاوا کا بھی بڑا کردار ہے اور سب سے importantly کہ میں منسٹر ہیلتھ صاحبہ سے روزانہ کی بنیاد پر رابطے میں تھا۔

جناب سپیکر! میرا یہ ماننا ہے کہ تنقید برائے اصلاح ہونی چاہئے لیکن تنقید برائے تنقید نہیں ہونی چاہئے اگر کوئی اچھا کام کرے تو اسے appreciate کرنا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3226 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3315 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3334 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3337 بھی جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3383 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 3395 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ میں وارڈز اور بیڈز کی تعداد نیز ہسپتال میں ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***3395: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ کتنے وارڈ اور بیڈز پر مشتمل ہے اس ہسپتال میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) اس ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے گائنی وارڈ میں کتنے بیڈز کا بندوبست ہے گائنی وارڈ میں تعینات ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر مع عملہ کی تعداد فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کے گائنی وارڈ میں مزید سہولتیں دینے اور مریضوں کی مشکلات کم کرنے کے لئے مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ 12 وارڈز اور 304 بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں سپیشلسٹ کی 61 اسامیاں ہیں اور 28 خالی ہیں۔ میڈیکل آفیسرز اور وومن میڈیکل آفیسرز کی 200 اسامیاں ہیں اور 52 خالی ہیں۔ پیرا میڈیکل سٹاف کی 296 اسامیاں ہیں اور 31 خالی ہیں سپورٹ سٹاف کی 274 اسامیاں ہیں اور 37 خالی ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ کے گائنی وارڈ میں 26 بیڈز کا بندوبست ہے۔ گائنی وارڈز میں درج ذیل سٹاف کام کر رہا ہے:۔

1- چار سپیشلسٹ ڈاکٹرز 2- اٹھارہ لیڈی ڈاکٹرز
3- بیس نرسز 4- چھ مڈوائفز
5- چھ لیڈی ہیلتھ وزیٹرز

(ج) جی، ہاں! ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ کی ملحقہ جگہ پر غلام نبی بلاک کی تکمیل کے لئے حال ہی میں سکیم منظور ہوئی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ابھی اس پر کام شروع نہیں ہوا ہے۔ جس کی تعمیر سے سہولیات کی فراہمی میں مزید بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں۔ ریکارڈ کے مطابق سپیشلسٹ کی 61 اسامیاں ہیں ان میں سے 28 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ اسی طرح میڈیکل آفیسرز اور وومن میڈیکل آفیسرز کی 200 اسامیوں میں سے 52 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ میں نے 2019 میں یہ سوال کیا تھا منسٹر صاحبہ بتا دیں کہ اب تک کتنی اسامیاں پُر کی گئی ہیں کیونکہ دوسرے سٹاف میں سے بھی ابھی تک 237 اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ابھی پچھلے دنوں پنجاب پبلک سروس کمیشن میں 2000 ڈاکٹروں کے انٹرویو مکمل ہوئے ہیں جن میں ایک ہزار male medical officers اور ایک ہزار female medical officers شامل ہیں۔ کورونا کی وجہ سے پبلک سروس کمیشن نے تین ماہ delay کیا ہے لیکن اب انہوں نے دفتر کھول کر ساری لسٹیں تشکیل کر دی ہیں اور اگلے ہفتے کے اندر selected لوگوں کی لسٹیں بھیج دیں گے۔ جونہی لسٹیں آئیں گی تو ہم تمام ڈاکٹرز کو تعینات کر دیں گے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! ویسے اس کام میں تھوڑی جلدی کر لینی چاہئے، پچھلی حکومت کے حوالے سے بڑا شور مچایا جاتا ہے اب تو کورونا کو آئے بھی تین مہینے ہو گئے ہیں اس لئے اب تک تو یہ اسامیاں پُر ہو جانی چاہئیں تھیں۔

جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے ہے کہ غلام نبی بلاک کی تکمیل کے لئے حال ہی میں سکیم منظور ہوئی جبکہ ابھی تک اس پر کام شروع نہیں ہوا۔ حکومت یہ خود مان رہی ہے کہ اس کی اشد ضرورت ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ابھی تک اس پر کام شروع کیوں نہیں کیا گیا۔ یہ 2019 کا منصوبہ تھا 2020 میں اس کی میٹنگ بھی ہو چکی ہے لیکن ابھی تک اس پر کام شروع کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے جواب کے ساتھ باقاعدہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کا آرڈر بھی لگا دیا ہے آپ وہ بھی پڑھ لیجئے۔ بنیادی طور پر یہ ہسپتال پہلے کسی philanthropist نے شروع کیا تھا لیکن انہوں نے ہسپتال کا پہلا حصہ مکمل کر کے اسی طرح چھوڑ دیا تھا۔ میں جھنگ گئی تھی اور اس ہسپتال کو دیکھنے کے بعد اپنے محکمے کو کہا کہ اس پر کام کرنا چاہئے اس کے کچھ مسئلے مسائل تھے، پرانے ٹھیکیدار کے ساتھ بھی مسائل چل رہے تھے وہ مسئلے حل کرنے کے بعد باقاعدہ آرڈر دے دیا گیا ہے اور گرانٹ بھی لکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے کہا ہے کہ اس ہسپتال کی total cost 378.956 million and the completion period from 01-07-2019 to 20-06-2022 will be completed میں نے یہ آرڈر بھی ساتھ لگا دیئے ہیں لہٰذا یہ in working ہے آپ فکر نہ کریں انشاءاللہ یہ مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ۔ اگلا سوال نمبر 3404 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3405 بھی جناب عابد حسین بابر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3458 جناب محمد جمیل کا ہے۔۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 3462 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: ڈینگی کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*3462: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان کے سرکاری ہسپتالوں میں یکم جون 2019 سے اب تک ڈینگی کے کتنے مریض لائے گئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنے افراد کو ڈینگی کی وجہ سے داخل کیا گیا اور کتنے افراد ڈینگی کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے گئے، تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) حکومت نے ڈینگی کی روک تھام اور خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیا حکومت ضلع رحیم یار خان کی تمام تحصیلوں میں اسپرے کرنے اور ڈینگی کے خاتمے کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں یکم جون 2019 سے نومبر 2019 تک 157 اور جنوری، فروری 2020 میں دو ڈینگی کے مریض ہسپتالوں میں داخل ہوئے جن کا تعلق کراچی، راولپنڈی اور لاہور سے تھا۔ ضلع رحیم یار خان میں اب تک کوئی بھی ڈینگی کا کیس نہیں ہوا۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں یکم جون 2019 سے نومبر 2019 تک 157 اور جنوری، فروری 2020 میں دو ڈینگی کے مریض ہسپتالوں میں داخل ہوئے جن میں سے کسی بھی ڈینگی کے مریض کی موت واقع نہیں ہوئی۔

(ج)

- ضلع رحیم یار خان میں گھر گھر ڈینگی سروے کے لئے 287 انڈور سرویلنس ٹیمیں اور آؤٹ ڈور سرویلنس کے لئے 113 ٹیمیں کام کر رہی ہیں۔
- ضلع رحیم یار خان کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈینگی کے مریضوں کے لئے علیحدہ سے ڈینگی وارڈز میں 75 بیڈز مختص ہیں۔
- شیخ زید ہسپتال اور تمام تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں ایک ایک ہائی ڈپینڈسی یونٹ (HDU) قائم ہیں۔
- ڈینگی ویکٹر سرویلنس کے لئے 291 اینڈرائیڈ موبائل پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ پنجاب لاہور سے رجسٹرڈ ہیں جن کے ذریعے ڈینگی ویکٹر سرویلنس کی کاروائیاں ڈینگی ایپلیکیشن کے ذریعے ڈینگی ڈیش بورڈ پر روزانہ کی بنیاد پر بھیجی جاتی ہے۔
- ڈینگی سپرے کے لئے ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی ضلع رحیم یار خان اور میونسپل کمیٹیز کے پاس 164 سپرے پمپ اور 47 فوگ مشین دستیاب ہیں۔
- ڈینگی سپرے، لاروا تلفی اور فوگنگ کے لئے ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں مناسب مقدار میں insecticide دستیاب ہیں۔
- ضلع رحیم یار خان میں ڈسٹرکٹ، تحصیل اور یونین کونسل لیول پر ڈینگی آگاہی مہم کا اہتمام کیا گیا اور آگاہی واک، سیمینارز اور بل بورڈز آویزاں کئے گئے اور آگاہی مٹیریل عوام میں تقسیم کیا گیا۔

- ڈینگی کے تدارک کی تمام تر اقدامات کا جائزہ لینے کے لئے تمام محکموں کی ہفتہ وار ضلعی سطح پر ڈپٹی کمشنر اور تحصیل سطح پر اسسٹنٹ کمشنر کے زیر صدارت ڈینگی meeting کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

(د) ضلع رحیم یار خان میں پنجاب گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ڈینگی کے مریضوں اور ارد گرد کے گھروں کو سپرے کیا گیا اور آئندہ بھی اگر کوئی ڈینگی کا مریض آیا تو اس کے گھر کو اور ارد گرد کے گھروں کو ڈینگی کا سپرے کیا جائے گا۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی رحیم یار خان میں ڈینگی سیزن کے لئے اپنا پلان ترتیب دے دیا ہے۔ اس پلان کے مطابق 28-04-2020 کو پہلا سپرے کیا جاچکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں جواب سے satisfied ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 3498 محترمہ حمیدہ میاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3583 جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3592 محترمہ فردوس رعنا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3613 جناب جاوید کوثر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3615 جناب جاوید کوثر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد مرزا جاوید کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد مرزا جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3617 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔172 رائیونڈ شہر کے ہسپتالوں میں الٹرا ساؤنڈ، ای سی جی، سی ٹی سکین کی مشینوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***3617: جناب محمد مرزا جاوید:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رائیونڈ اور پی پی۔172 کے ہسپتالوں میں الٹرا ساؤنڈ، ECG، ایکسرے اور سی ٹی سکین کی کتنی مشینیں ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی مشینیں خراب اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں میں کتنے ڈاکٹر کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں میں دیگر عملہ کتنا ہے اور کتنی ان کی اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) رائیونڈ اور حلقہ پی پی۔172 میں چھ بنیادی مراکز صحت، ایک رولر ہیلتھ ڈسپنسری اور ایک دیہی مرکز صحت، پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی کے زیر انتظام ہیں جبکہ ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جو کہ رجب طیب اردگان ٹرسٹ کے زیر انتظام ہے۔ دیہی مرکز صحت رائیونڈ میں درج ذیل مشینری موجود ہے۔

1. دو الٹرا ساؤنڈ مشینز،
2. دو ای سی جی مشینز
3. دو ایکسرے مشینز موجود ہیں

جبکہ دیہی مرکز صحت میں سی ٹی سکین کی سہولت موجود نہیں ہوتی۔

(ب) دیہی مرکز صحت کے اندر الٹرا ساؤنڈ کی دونوں مشینیں چالو حالت میں ہیں جبکہ ای سی جی اور ایکسرے کی ایک ایک مشین چالو حالت میں ہے اور باقی ایک ایک مشین پرانی اور ناقابل استعمال ہیں۔

(ج) حلقہ پی پی۔ 172 میں موجود ہیلتھ فسیلٹیز میں کام کرنے والے ڈاکٹرز درج ذیل ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

	Sanctioned	Filled	Vacant
1. Doctors(BHUs)	06	06	00
1. Doctors (RHC)	11	08	03
1. Doctor (Dispensary)	01	01	00

(د) حلقہ پی پی۔172 میں موجود ہیلتھ فسیلٹیز میں کام کرنے والے سٹاف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

	Sanctioned	Filled	Vacant
1. Others Staff (BHUs)	60	48	12
2. Others Staff (RHC)	58	52	06
3. Others Staff (Dispensary)	06	04	02

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد مرزا جاوید: جناب سپیکر! شہر رائیونڈ کی آبادی تقریباً دو لاکھ ہے۔ میں نے اپنے سوال میں پوچھا ہے کہ وہاں پر کتنی الٹرا ساؤنڈ اور ایکسرے مشینیں خراب ہیں؟ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ وہاں پر ایک مشین چالو ہے۔ اگر دو لاکھ کی آبادی میں صرف ایک الٹرا ساؤنڈ مشین کام کر رہی ہو گی تو لوگوں کو کیسے یہ سہولت میسر آسکے گی اور کیسے سسٹم چلے گا۔

جناب سپیکر! مجھے بتایا جائے کہ جو مشینیں خراب ہیں وہ کب تک ٹھیک ہو جائیں گی اور اسی طرح ہسپتال میں خالی اسامیوں کو یہ کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صحت صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! معزز ممبر کے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ رائیونڈ شہر میں درج ذیل مشینری موجود ہے اور اس کی تفصیل دی گئی ہے۔ دیہی مرکز صحت رائیونڈ میں الٹرا ساؤنڈ کی ایک ہی مشین رکھی جاسکتی ہے، وہاں پر دو ای سی جی مشینیں اور ایکسرے مشین موجود ہے۔ اس دیہی مرکز صحت میں ڈاکٹر کی six sanctioned posts ہیں اور تمام اسامیاں filled ہیں۔ رورل ہیلتھ سنٹر رائیونڈ میں eleven sanctioned posts ہیں۔ ان میں سے آٹھ اسامیاں filled ہیں جبکہ تین اسامیاں خالی ہیں۔ اسی طرح ڈسپنسری میں ڈاکٹر کی ایک اسامی منظور شُدہ ہے جو کہ filled ہے۔ اسی طرح other staff (BHUs) میں sixty sanctioned post ہیں اور ان میں سے 48 اسامیاں filled ہیں جبکہ 12 اسامیاں خالی ہیں۔ رورل ہیلتھ سنٹر کے سٹاف میں fifty eight sanctioned post ہیں۔ ان میں سے 52 اسامیاں filled ہیں جبکہ چھ اسامیاں

خالی ہیں۔اس کے علاوہ(other staff (Dispensaryمیںsix sanctioned posts ہیں۔ان میں سے چار اسامیاںfilledہیں جبکہ دو اسامیاں خالی ہیں۔زیادہ تر لوگ ہمارے دور میں بھرتی ہوئے ہیں۔باقی جو اسامیاں خالی رہ گئی ہیں ان کے لئےwalk in interviewsہو رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی یہ اسامیاں بھی پُر کر دی جائیں گی۔

جناب محمد مرزا جاوید: جناب سپیکر! رائیونڈ شہر کی تقریباً دو لاکھ آبادی ہے جبکہ وہاں پر ایک بھی ایکسرے مشین چالو حالت میں نہیں ہے۔ آپ بے شک کسی کو بھجوا کر چیک کروالیں۔اگر کوئی ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے تو ایکسرے کے لئے مریض کو جناح ہسپتالreferکیا جاتا ہے۔محترمہ وزیر صحت فرما رہی ہیں کہ مشینیں ٹھیک ہیں جبکہ اصل صورتحال یہ ہے کہ وہاں پر صرف ایک ایکسرے مشین ہے اور وہ بھی خراب پڑی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! مجھے منسٹر صاحبہ بتا دیں کہ یہ مشین کب تک ٹھیک ہو جائے گی؟ خدا کے لئے ہم پر مہربانی کریں کیونکہ اتنی زیادہ آبادی کے لئے ایکسرے مشین ہونا انتہائی ضروری ہے۔مجھے ایکسرے مشین کے حوالے سے جواب دے دیں کہ یہ کب تک ٹھیک ہو جائے گی اور اگر یہ ٹھیک نہیں ہو سکتی تو پھر وہاں پر نئی مشین کب تک مہیا کر دیں گے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آج کل ہمrational useپر کام کر رہے ہیں۔جتنے مریض آتے ہیں اس کے مطابق مشینیں مہیا کی جاتی ہیں۔اگر ضرورت زیادہ ہوگی تو فکر نہ کریں انشاء اللہ وہاں پر نئی مشین بھی مہیا کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ چیک کروالیں اور ان کیrequirementکے مطابق انتظام کر دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر3619 محترمہ عائشہ اقبال کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3651 محترمہ شازیہ عابد کا ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3652 جناب صہیب احمد ملک کا

ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3671 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3693 محترمہ طحیٰا نون کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3704 جناب نوید اسلم خان لودھی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3785 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3793 محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3829 جناب ناصر محمود کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3830 بھی جناب ناصر محمود کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3844 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3847 بھی محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! کیا آپ نے یہ سارے سوالات pending فرما دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ہاں یہ سوالات pending ہو گئے ہیں اور جب اس محکمہ کی اگلی مرتبہ باری آئے گی تو پھر ان سوالات کو take up کر لیں گے۔اب ہم direct general discussion پر آجاتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں پہلے Ordinances Lay کر دوں۔

جناب سپیکر: جی، ہاں بالکل۔ آپ پہلے Ordinances lay کر دیں۔

آرڈیننس (تدارک و کنٹرول) متعدی امراض پنجاب 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Primary and Secondary Healthcare with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker I lay the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) اسٹامپ پنجاب 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Stamp (Amendment) Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker I lay the Stamp (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Stamp (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Finance with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس امتناع ہورڈنگ پنجاب 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Prevention of Hoarding Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker I lay the Punjab Prevention of Hoarding Ordinance2020.

MR SPEAKER: The Punjab Prevention of Hoarding Ordinance2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Industries Commerce and Investment with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) (پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker I lay the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on School Education with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker I lay the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Law with the direction to submit its report within two months.

رانا مشہود احمد خان! آپ نے کوئی بات کرنی تھی؟

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میرا ایک چھوٹا سا پوائنٹ یہ تھا کہ آج ہم نے دیکھا کہ وقفہ سوال کے اندر جن لوگوں کے سوالات تھے ایک طرح سے وہ سوالات kill ہی ہو گئے اور آگے چلے گئے تو میری صرف یہ request تھی کہ ہمارے 48 ممبران کی جو لسٹ تھی اُس کے اوپر دونوں طرف کے ممبران کو add کر لیا جائے تاکہ وہ بزنس kill نہ ہو تو یہی میری گزارش ہے کہ اس کو ذرا دیکھ لیجئے گا۔

جناب سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ کی اور اس ہاؤس میں موجود تمام سیاسی پارٹیوں کی تحسین کرتا ہوں کہ ایک طرف جب پاکستان کے اندر کورونا کی وجہ سے خوف کی فضا تھی اور ہر ممبر کے concerns تھے اور جس طرح ابھی ایک بڑے سینئر ممبر نے یہاں پر ممبران کے tests کی بات بھی کی ہے تو یہ concern تھا کہ کورونا کے اس خوف میں پنجاب اسمبلی نے آپ کی سربراہی میں اجلاس بلانے کے حوالے سے پورے پاکستان میں ایک lead لی ہے اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ ہم نے All Parties Committee میں جب as a opposition requisition کی اور آپ نے اُس کمیٹی کی میٹنگ بلائی تو یقین مانیں کہ اُس وقت چاروں صوبائی اسمبلیوں، قومی اسمبلی اور سینیٹ میں یہ تصور بھی نہیں تھا کہ کوئی ہاؤس call کیا جا سکتا ہے تو اُس کمیٹی نے آپ کی سربراہی میں ایک bold decision لیا اور اُس وقت شاید ہم سب کو اِدھر اُدھر سے سننا بھی پڑا کہ "اواہ کی کرن جا رہے او، اوہ کی کر دے پئے او، اِہ نا کرو" لیکن کورونا پاکستان کی

عوام پر ایک وبا کی صورت میں نازل ہوا اُس پر ایک درست decision لیا اُس کے اوپر میں سب سے پہلے اس ہاؤس میں موجود تمام political parties کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور پھر میں آپ کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! ایک بات ہے کہ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں کچھ پابندیاں بھی کرتے ہیں اور کچھ خلاف ورزیاں بھی کرتے ہیں لیکن مجھے یہ کہنے دیجئے کہ آج اس ہاؤس میں جو جو بھی موجود ہے چاہے وہ اسمبلی کا سٹاف ہے یا آپ اس Chair پر موجود ہیں، معزز ممبران موجود ہیں یا وزراء موجود ہیں یہ اپنی زندگیوں کو risk میں ڈال کر آج یہاں ہاؤس میں پنجاب کے عوام کے اوپر جو وبا نازل ہے اُس کے اوپر بحث کرنے آئے ہیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ آج چونکہ ہیلتھ کے اوپر debate ہے تو میں آج جس سیکرٹری کو اُس گیلری میں دیکھنا چاہتا تھا کہ جب اس ہاؤس کا کسٹوڈین یہاں پر بیٹھا ہو جو اس صوبے کا چیف ایگزیکٹیو بھی رہ چکا ہے تو سیکرٹری صاحبان ہم سب سے اوپر تو نہیں ہیں اُن کی زندگی ہم سے زیادہ قیمتی قطعاً نہیں ہے اور اُس میں آپ نے دوسرا upcoming budget session کے حوالے سے تجاویز میں بھی رکھا ہوا تھا تو یہاں پر وزیر خزانہ موجود ہیں اور نہ فنانس سیکرٹری یہاں پر موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں دونوں سیکرٹری صاحبان کو personally جانتا ہوں وہ یہاں موجود نہیں ہیں تو آپ کی جانب سے اس کا سخت نوٹس لیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! آپ کو بھی پتا ہے کہ آپ نے یہ اجلاس کس طرح بلایا ہے اور آپ کو اس بات کا ہم سے زیادہ پتا ہے لیکن اگر گیلری سے یہ مذاق شروع ہو جائے گا تو اس اجلاس کی کوئی اہمیت نہیں رہے گی اس لئے اس اجلاس کو ایک احترام کے قابل بنانے کے لئے اور یہاں ممبرز نے ابھی debate کرنی ہے ہو سکتا ہے کہ کچھ ممبرز upcoming budget session کے حوالے سے میں بھی بات کریں تو میں نے یہ صرف آپ کے نوٹس میں لانا تھا کہ یہ اجلاس تو routine سے ہٹ کر ایک مختلف طرح کا اجلاس ہے اور ہم سب اس کو اُسی سنجیدگی سے لے رہے ہیں لیکن اگر بیوروکریسی کا یہ روّیہ رہے گا تو پھر پنجاب کے عوام کا بھی اللہ ہی حافظ ہے۔

جناب سپیکر: سب سے پہلے تو میں حکومت اور حزب اختلاف کی تمام سیاسی پارٹیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک بڑا initiative لیا ہے اور الحمد للہ آج ہم سب اکٹھے بیٹھے ہیں۔ جہاں تک آپ نے سیکرٹری صحت کی بات کی ہے تو وہ یہاں پر موجود تھے اور وہ بتا کر گئے ہیں کہ اُن کی ایک special meeting تھی۔ وزیر قانون! فنانس کا تو کوئی بندہ آنا چاہئے تھا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! وزیر خزانہ سے آج میری بات نہیں ہو سکی لیکن Monday سے انشاء اللہ تعالیٰ منسٹر صاحب خود بھی تشریف لائیں گے اور محکمہ فنانس کی نمائندگی بھی ضرور ہو گی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ بڑے روادار ہیں انہوں نے آپ سے اجازت مانگی ہو گی اور آپ نے اُنہیں اجازت دے دی لیکن اس ہاؤس سے زیادہ اہم کون سی میٹنگ ہے؟ میرا اعتراض اس ہاؤس کے حوالے سے ہے کیونکہ یہ routine والا اجلاس نہیں ہے۔۔۔

عام بحث

آئندہ بجٹ اور کورونا وائرس کی وبا پر بحث

جناب سپیکر: بات سُنیں ناں، وہ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کی میٹنگ تھی تو جس میں انہوں نے کوئی سامان وغیرہ receive کرنا تھا اس لئے اُن کا وہاں جانا بھی ضروری تھا۔ اب ہم بحث کا آغاز کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں move کرتا ہوں کہ بحث کا آغاز ہو جائے تو minister concerned wind up کر دیں گی تو میں move کر دیتا ہوں۔

Mr Speaker!I move for discussion on upcoming budget and Corona Virus Pandemic.

جناب سپیکر: جی، بحث کے لئے تحریک move ہو گئی ہے تو میرے پاس پہلا نام جناب محمد حمزہ شہباز شریف کا ہے تو خواجہ سلمان رفیق! آپ شروع کر لیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں اور جناب سمیع اللہ خان نے بھی آپ کا شکریہ ادا کیا ہے کہ پاکستان میں یہ سب سے پہلی اسمبلی ہے جس کا session call کیا گیا اور کورونا پر اجتماعی صورتحال کے حوالے سے ممبران صوبائی اسمبلی کا ایوان میں آ کر بحث کرنا ایک انتہائی اچھا پیغام ہے جو لوگوں میں جائے گا۔

جناب سپیکر! آج بحث کا آغاز تو ہمارے قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے کرنا تھا لیکن چونکہ ایک سال سے وہ ایک political victimization کی وجہ سے جیل میں ہیں اور وہ استقامت سے جیل کاٹ رہے ہیں اور جناب سمیع اللہ خان اور ہم سب نے بھی آپ سے گزارش کی تھی اور آپ نے کہا بھی تھا اور جناب محمد بشارت راجہ نے بھی کہا تھا کہ اگر اُن سے ایک دو ملاقاتیں ہو جاتیں تو facts and figures اُن کے پاس ہوتے تو بہتر تھا کہ وہی اس پر بات کرتے لیکن وہ ہو نہیں سکا۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے production order تو issue ہو گئے ہیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! جی وہ issue ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ دو دن بعد اس پر بحث کر لیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اُس وقت جناب محمد بشارت راجہ بھی موجود تھے میں نے یہی کہا تھا کہ جب عام بحث ہو تو قائد حزب اختلاف کو آ کر اس کو open کرنا چاہئے اور اُس کے لئے ضروری تھا کہ اس وقت کورونا کے حوالے سے جو facts and figures ہیں یا upcoming budget کے اوپر حزب اختلاف کا ایک مؤقف ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہی کہا تھا کہ ہم اعداد و شمار قائد حزب اختلاف تک پہنچائیں تا کہ وہ جیل میں بیٹھ کر تیاری کر سکیں۔

جناب سپیکر! اس اجلاس کے بعد بھی ہماری گزارش ہے کہ اسمبلی کے ہمارے سینئر لوگوں کو اُن تک access دی جائے تاکہ ہم قائد حزب اختلاف سے ہاؤس کے حوالے سے direction بھی لے سکیں اور اُن کو صورتحال سے مزید آگاہ بھی کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! اس میں ہماری گزارش یہ ہے کہ جب بھی کوئی اجلاس ہو یا کوئی ایسا issue ہو تو designated لوگوں کی قائد حزب اختلاف سے ملاقات کو ensure کیا جائے اور اس میں ہمیں آپ کو بار بار زحمت نہیں دینی چاہئے اور نہ ہی آپ کو بار بار حکومت کو یہ کہنا چاہئے۔ اگر حکومت کی پالیسی ہے کہ اس حوالے سے ملاقات نہیں کرنی تو وہ ایک علیحدہ بات ہے لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ قائد حزب اختلاف کا یہ right ہے کہ ایک دو لوگوں کی access دی جائے۔

جناب سپیکر! کورونا ایک ایسا issue ہے جو بہر حال پوری دنیا میں ہے اور ظاہر ہے پاکستان بھی اس سے محفوظ نہیں رہ سکتا تھا اور جب سے میاں محمد شہباز شریف واپس آئے ہیں تو ہماری پوری کوشش ہے کہ ہم جو بھی بات کریں ایک مثبت حوالے سے کریں اُس میں منفی تنقید نہ ہو، تجاویز ہوں اور اُس میں بہتری کا امکان ہو۔

جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ اگر تفتان پر حکومت مناسب انتظامات کر لیتی تو آج جو صورتحال ہے اُس سے بہتر ہو سکتی تھی لیکن بہر حال وہ وقت گزر گیا۔ ہم پنجاب پر focus کرتے ہیں اور جب ہم پنجاب کی بات کرتے ہیں تو ہم بحیثیت حزب اختلاف یہ سمجھتے ہیں کہ بحیثیت حکومت پنجاب کو جو ذمہ داری پوری کرنی چاہئے تھی اُس کو حکومت پوری نہیں کر سکی اور اُس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ testing کا دائرہ کار تھا اُس پر جو اقدامات کرنے چاہئے تھے وہ وقت پر نہیں کئے گئے۔ جس میٹنگ کو آپ Chair کر رہے تھے اور ہم اس میں ویڈیو لنک پر موجود تھے تو ہمیں کہا گیا تھا کہ 13۔ جنوری کو ڈیپارٹمنٹ نے اپنے کام کا آغاز کیا تھا۔ 13۔ جنوری کو ڈیپارٹمنٹ نے اپنے کام کا آغاز کیا تھا لیکن اٹھارہ دن بعد 31 ۔ جنوری کو سٹیئرنگ کمیٹی بنتی ہے جبکہ یہ سٹیئرنگ کمیٹی 14 جنوری کو ہی بن جانی چاہئے تھی۔ کابینہ کمیٹی 29۔ فروری کو بنتی ہے یعنی ڈیڑھ دو ماہ بعد بنتی ہے لہٰذا وہ کابینہ کمیٹی فوری طور پر کیوں نہیں بنائی گئی؟

جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ کی یہ ذمہ داری نہیں تھی کہ ایک issue جو پوری دُنیا میں چل رہا ہے، چائنا جیسے ملک میں جو ایک economic power ہے اور بھارت میڈیکل میں ہم سے بہت زیادہ advanced ہے، یورپ میں issue آ چکا ہے تو کیا یہ issue پاکستان میں نہیں آنا تھا لہٰذا جو اقدامات جنوری میں اٹھائے جانے تھے وہ جنوری میں نہیں اُٹھائے گئے۔ اس کے ساتھ testing facility کو بڑھانا تھا جو اتنا مشکل کام نہیں تھا۔

جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ PCR مشینیں جو ہیپاٹائٹس کا test کرتی ہیں انہی مشینوں پر کورونا کی kits کو استعمال کیا جاتا تو شروع میں ہی پتا چلنا شروع ہو جاتا۔ آپ نے biosafety cabinet کا آرڈر دیا جو کئی ہفتے بیجنگ میں پڑا رہا حالانکہ آپ کو vendor کو payment کرنی چاہئے تھی، اُس کو airlift کروانا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! یہ بات آپ کے علم میں تھی کیونکہ آپ کے پاس Pathologists and professionals موجود تھے جو آپ کو بتا سکتے تھے کہ کس ملک کی kit کی efficacy کیا ہے اور اس کے اندر کامیابی کی percentage کیا ہے؟

جناب سپیکر! شروع میں پہلے ایک ڈیڑھ ماہ بہت haphazard تھے اور اس کی وجہ سے جو testing ہو رہی تھی وہ as per standard نہیں ہو رہی تھی۔ اس کے علاوہ جو kits استعمال کی جا رہی تھیں اُن کی efficacy پر بھی ایک question mark ہے۔ پروفیسر صاحبہ چونکہ خود ڈاکٹر ہیں جو مجھ سے بہت بہتر سمجھتی ہیں کہ testing میں sampling بڑی important ہوتی ہے کہ جو بھی diagnose کرنا ہو تو اس کے لئے sampling کا criterion اور طریق کار سب سے اہم ہوتا ہے۔ جو sticks استعمال کی گئیں وہ flexible تھیں یا non flexible تھیں لیکن میری اطلاع کے مطابق شروع میں زیادہ تر جو sticks استعمال کی گئیں وہ non flexible تھیں۔

جناب سپیکر! اب non flexible کا مطلب یہ ہے کہ اگر مریض کے ناک اور گلے سے اُس کا sample swab لے رہے ہیں تو اس کو زیادہ تکلیف ہو گی اگر flexible stick ہو گی تو کم تکلیف ہو گی۔ جب اسی swab sample کو ہم Viles میں ڈالیں گے اور اگر وہ flexible ہو گی تو automatic ٹوٹ جائے گی لیکن non flexible ہو گی تو اس کو کاٹنا پڑے گا جس سے

contamination کا خطرہ ہو گا۔ یہ سب micro details ہیں جن کا میری بہن اپنی تقریر میں ضرور جواب دیں گی لیکن ہماری اس پر بہت سخت reservations ہیں۔

جناب سپیکر! testing کے حوالے سے private labs پر کوئی regulation نہیں کی گئی۔ 2011 میں جب ڈینگی آیا تو میاں محمد شہباز شریف اور ہم سب لوگ جو یہاں پر بیٹھے ہیں ہم نے محنت کی اور CBC کا ٹیسٹ صرف -/90 روپے میں کرایا، سرکاری ہسپتالوں میں مفت تھا لیکن مریضوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے پرائیویٹ labs کو ہیلتھ کیئر کمیشن سے جن کے پاس ایک ایک پرائیویٹ لیب کی detail موجود ہے کہ کون سی لیب اس قابل ہے جہاں پر یہ ٹیسٹ کیا جا سکتا ہے۔ اس کو no profit no loss کی بنیاد پر پورے پنجاب میں کیوں regulate نہیں کیا گیا؟ اس حوالے سے آرڈیننس جاری کیا جاتا، اسمبلی ہونے کے باوجود گورنمنٹ صوبائی اور وفاقی آرڈیننس جاری کرتی رہتی ہے۔

جناب سپیکر! اس پر اپوزیشن ہمیشہ کہتی ہے کہ آرڈیننس نہ کریں اور اس کو اسمبلی میں لائیں لیکن اس مقصد کے لئے آرڈیننس لایا جاتا تو ظاہر ہے کہ اپوزیشن کو کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ اس سلسلہ میں کچھ نہیں کیا گیا اور پرائیویٹ labs مہنگے داموں آج بھی tests کر رہی ہیں۔ آج بھی غریب آدمی وہاں پر نہیں جا سکتا لیکن mediocre and upper mediocre وہاں سے ٹیسٹ کروا رہے ہیں۔ ہم بار بار یہ بھی سنتے رہے اور جناب محمد عثمان احمد خان بُزدار کہتے رہے کہ ہم سات labs کو اپ گریڈ کر رہے ہیں، ہم اپنی capacity بڑھا رہے ہیں۔ اگر ہم capacity بڑھا لیتے تو سندھ اور پنجاب کی آبادی اور دونوں کے confirmed patients برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟ یہ ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ ہماری testing کے حوالے سے بہت زیادہ reservations ہیں کہ یا تو حکومت میں کام کرنے کی capacity نہیں ہے یا جان بوجھ کر کم دکھایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! لاک ڈاؤن پر حکومت بہت confusion کا شکار رہی۔ محترم عمران خان تقاریر کرتے رہے کہ کبھی لاک ڈاؤن ہو گا کبھی نہیں ہو گا، سمارٹ لاک ڈاؤن، جزوی لاک ڈاؤن اور مختلف terminologies سامنے آتی رہیں۔

جناب سپیکر! 2011 کے بعد جب ہم نے ڈینگی کے حوالے سے اپنا سسٹم بنایا۔ آج بھی IT based system موجود ہے جو اس وقت کورونا میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ real time system ہے، geo-tech system ہے اور پورے پنجاب میں ہزاروں androids موجود ہیں۔ آپ مریض کا bio data ڈالیں automatic پتا لگ جاتا ہے۔ اس وقت disease کا جو spread ہے شہر، تحصیل، یونین کونسل، محلہ اور گلی لیول تک آپ کے علم میں ہے۔ آپ real time دیکھ رہے ہیں لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ کا data authentic ہو کیونکہ آپ جو data system میں ڈالیں گے تو وہی ڈالیں گے جو ڈالنا چاہ رہے ہیں۔ اگر ہم اپنی testing capacity کو بڑھا دیتے ہیں تو آج معزز علماء کرام سے، چیمبر آف کامرس سے، ہمارے تاجر بھائیوں سے اور سارے صوبے کے لوگوں کی جانب سے کاروبار کے لئے آپ پر جو دباؤ آرہا ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے مریض اتنے ہیں تو پھر کوئی بھی ذی ہوش شخص، علماء کرام بھی فہم و دانش والے لوگ ہیں، تاجر بھی mature ہیں اور آپ پر یہ دباؤ نہ آتا۔ ہماری اس پر سخت reservation ہے کہ testing canvas کو بہت محدود کیا گیا۔ اس کے بعد protection جو بڑا issue ہے جس پر بہت زیادہ بات کی گئی۔ میری محترمہ بہن بھی اپنا مؤقف میڈیا پر دیتی رہی ہیں۔ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن، نرسز ایسوسی ایشن، پیرامیڈیکل سٹاف، دیگر سٹاف، اپوزیشن اور میڈیا ہم سب بار بار یہ کہتے رہے کہ protection کے SOPs ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! حکومت کا مؤقف تھا کہ وہ health professionals جو کورونا وارڈ میں کام کر رہے ہیں ان کو ہم protection gear دیں گے۔ ہمارا مؤقف تھا کہ آپ سب کو protection gear دیں۔ نشتر میں مریض آنے کے بعد چاہے وہ کسی ڈاکٹر کی غلطی تھی بہر حال وہ ہوا اور اس کی وجہ سے بہت سے لوگ positive ہوئے۔ گجرات میں ایک بچی شہید ہوئی۔ جنرل ہسپتال میں مریض آ چکے ہیں۔ PIC میں مریض آ چکے ہیں تو protection gear کا issue مئی میں حل ہو جانا چاہئے تھا جو مارچ کے mid میں شروع ہوا تھا لیکن نوجوان ڈاکٹرز اور نرسز ایسوسی ایشنز کی طرف سے اور پھر PMA جو انتہائی mature ادارہ ہے ان کی طرف سے بار بار request کی گئی، appeal کی گئی، protest کیا گیا اور اس حوالے سے ہیلتھ سیکرٹریٹ کے باہر کچھ نوجوان گئے ان کے جو بھی issues تھے ان کو بیٹھ کر گورنمنٹ کو حل کرنا چاہئے تھا لیکن

manhandling بھی ہوئی۔ معاملہ اس حد تک نہیں جانا چاہئے تھا لیکن آج تک بار بار کہنے کے باوجود بھی protection gear کا مسئلہ حل نہیں ہو سکا۔ میاں محمد شہباز شریف نے آ کر پورے پاکستان کے لئے ہدایات دیں۔ ہم سب لوگ یہاں پر بیٹھے ہیں، ہم نے اپنے اپنے اضلاع میں اور ڈویژنز میں تیس ہزار سے زائد protection gears supply کئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ممبران نے ذاتی طور پر بھی خدمات سرانجام دیں جو اس کے علاوہ ہیں۔

جناب سپیکر! protection gear بہت اہم issue ہے۔ ہمیں یہ بتایا گیا کہ 12۔ارب روپے کی خطیر رقم ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو دی گئی ہے۔ اگر وہ ساری رقم خرچ ہو گئی ہے تو اسے نظر آنا چاہئے اور مزید رقم بھی دی جانی چاہئے۔

جناب سپیکر! اپوزیشن کا پُرزور مطالبہ ہے کہ تمام ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈیکل سٹاف، سینٹری ورکرز اور سارے سٹاف کو protection gears فراہم کئے جانے چاہئیں کیونکہ کورونا کے علاوہ دیگر elements بھی ہیں اور دیگر بیماریاں بھی ہیں۔ Heart patients آ رہے ہیں، road accidents کے patients آ رہے ہیں، kidney patients ہیں، liver patients ہیں، general medicine کے patients ہیں اور gynecology کے patients ہیں۔ آپ جب تک تمام ہیلتھ professionals کو protection gears فراہم نہیں کریں گے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! تیسرا مسئلہ quarantine centres کا ہے۔ یہاں quarantine centres بنائے گئے وہاں پر پورے انتظامات کرنا حکومت کی ذمہ داری تھی۔ وہ لوگ جو باہر سے آتے ہیں ان کی اس وقت transmission بہت کم ہے۔ اب local transmission ninety percent سے زائد ہے اور ظاہر ہے کہ اس وائرس نے ہمارے ساتھ رہنا ہے تو ہم نے اس کو manage بھی کرنا ہے۔ اگر ہم ایکسپو سنٹر کی مثال لیں تو وہاں پر لوگوں نے protest کیا۔ وہاں لوگ protest اس لئے کر رہے ہیں کہ masks اور hand sanitizers کی تعداد بہت کم ہے۔ آپ جب لوگوں کو اپنے پاس رکھتے ہیں تو پھر حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان کی چیزوں کو پورا بھی کرے۔ وہاں پر میڈیکل facilities کیا ہیں، Washrooms کی صورتحال کیا ہے اور کھانے پینے کی صورتحال کیا ہے؟ ان کی عدم دستیابی پر لوگ protest پر آ گئے۔ آپ کو ضلعی انتظامیہ کی

ذمہ داری لگانی چاہیے تھی، وزراء، مشیر اور جو تحریک انصاف کے پارلیمانی لوگ ہیں ان کو آپ انچارج بناتے اور ان سے کام کراتے۔ اگر بنایا گیا ہے تو پھر کام کیوں نہیں ہوا اور اگر نہیں بنایا گیا تو ایسا کیوں نہیں کیا گیا؟ ہمارا آپ سے یہ بھی سوال ہے۔

جناب سپیکر! جو پاکستانی باہر سے آ رہے ہیں تو ان کے پاس دو options ہیں یا وہ quarantine centres میں جائیں یا اپنے خرچ پر کسی ہوٹل میں جائیں اور جو لوگ اپنے خرچ پر کسی ہوٹل میں جاتے ہیں تو waiting پانچ پانچ، چھ چھ دن ہے۔ آپ ان لوگوں کو جو باہر سے آ رہے ہیں جو remittance دیتے ہیں جو پاکستان پر دباؤ کی کمی کا باعث بنتے ہیں وہ چھ چھ، سات سات دن اس بنیاد پر انتظار کرتے ہیں کہ وہ positive ہیں یا negative ہیں۔ اس طرح ان کے ذہن پر بھی بوجھ رہتا ہے اور ان کے پیسے بھی لگ رہے ہیں تو آپ اپنی capacity کو کیوں اتنا enhance نہیں کرتے کہ آپ real time ایک دن یا ڈیڑھ دن بعد جتنا اس test run کو وقت چاہیے اس کے مطابق ان کو دیکھیں۔ اس پر ہماری بہت زیادہ reservation ہے کہ گورنمنٹ کو اپنی facility کو فوری طور پر improve کرنا چاہیے، چاہے لوکل patients ہوں یا باہر سے آنے والے patients ہوں۔ ان کو as per procedure بروقت جتنا جلدی ممکن ہو tests کا result ملنا چاہیے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کہنا چاہوں گا کہ ہمیں جو facts and figures دیئے گئے، خاص طور پر جب وزیر خزانہ آپ کی میٹنگ میں تشریف لائے تھے تو اس وقت ہمیں کہا گیا کہ مالی سال 20-2019 کا 5500 - ارب کا target تھا جس میں سے 3700 - ارب حاصل ہو گا۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ NFC کے تحت تمام صوبوں کو آبادی کے لحاظ سے برابر پیسے ملتے ہیں اور وفاقی محاصل main ذرائع ہیں جبکہ صوبائی محاصل بہت کم ہیں۔ صوبہ کوئی بھی ہو پنجاب، بلوچستان، سندھ یا خیبر پختونخوا ہو وہ تو ان محاصل پر ہی چلے گا۔

جناب سپیکر! اگر وفاقی حکومت جناب عمران خان بھی اور ان کی ٹیم 5500 - ارب کا target ہی پورا نہیں کر سکے اور وہ 3700 - ارب پر آ رہا ہے تو اس سے نان ڈویلپمنٹ ہی ہو گی یہ ڈویلپمنٹ کہاں سے کریں گے اور ہیلتھ projects کہاں سے چلیں گے۔ اسی طرح بے شمار ہسپتال ہیں۔ سروسز ہسپتال میں ریڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ نامکمل ہے جس کی اگر آپ proper funding

کریں تو وہ بن سکتا ہے حالانکہ اس کا structure کھڑا ہے اور پونے دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن funding چونکہ بہت کم ہے اس لئے یوں لگتا ہے کہ اس کو کئی سال لگ جائیں گے۔ اسی طرح گوجرانوالہ کا ہسپتال زیرِ تعمیر ہے اور یورالوجی انسٹیٹیوٹ راولپنڈی مکمل ہونا ہے جس کی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے لہٰذا procurement کر کے کڈنی انسٹیٹیوٹ کو شروع کریں۔ اسی طرح ساہیوال میں پانچ سو بیڈز کے ہسپتال کی بلڈنگ مکمل ہے، وہاں پر سی ٹی سکین مشین آچکی ہے اور یہ میں پونے دو سال پہلے کی بات کر رہا ہوں۔ ڈی جی خان کے پانچ سو بیڈز کے ہسپتال کو مکمل کریں۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ ان ہسپتالوں کے لئے funding کریں لیکن اگر وفاقی حکومت ٹارگٹ ہی پورا نہیں کرے گی اور صوبوں کو پیسے ہی مہیا نہیں کرے گی تو پھر وہی حال ہو گا کہ کینسر کے مریض کلمہ چوک پر آکر اپنی زندگی بچانے کے لئے protest کریں گے، اُس protest پر محکمہ نوٹس لے گا پھر وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار نوٹس لیں گے اور مرتے ہوئے لوگوں کے پیسے release کئے جائیں گے۔ کبھی کوئی بلڈنگ نہیں بن رہی ہو گی تو کبھی کسی قرنطینہ سنٹر میں لوگ protest کر رہے ہوں گے۔

جناب سپیکر! یہ وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے لہٰذا آپ کے توسط سے مسلم لیگ (ن) پُرزور مطالبہ کرتی ہے کہ آپ اپنی capacity کو بہتر کریں اور ایف بی آر کے سسٹم کو بہتر کریں۔ آپ اسحاق ڈار صاحب کی بات کرتے ہیں کہ وہ بھاگ گئے ہیں لیکن وہ اپنا ٹارگٹ پورا کرتے تھے لہٰذا آپ سے وہ بھاگنے والے ہی بہتر تھے۔ اگر آپ سے کوئی کام نہیں ہو رہا تو پھر کام کو چھوڑ دیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ پنجاب ایک ایگریکلچر based صوبہ ہے لیکن چھوٹے کسان کے لئے حکومت کی کیا پالیسی ہے لہٰذا آپ سے request ہو گی کہ ایک دن ایگریکلچر پر بھی بات کریں کہ حکومت کیا چھوٹے کسانوں کے قرضے معاف کرنا چاہ رہی ہے اور کھاد پر سبسڈی یا ٹیوب ویلوں کے bills کی کیا صورتحال ہے؟

جناب سپیکر! ہمارے دَور میں پچھلی حکومت میں جو کسان بنک آف پنجاب اور نیشنل بنک سے قرضے لیتے تھے اُن کا سود گورنمنٹ آف پنجاب دیتی تھی۔ اگر آج یہاں پر فنانس منسٹر یا سیکرٹری فنانس بیٹھے ہوتے تو وہ ہماری تجاویز لکھ لیتے لیکن آپ نے فرمایا کہ وہ پیر سے آجائیں گے۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ ریونیو اور taxation بہت بڑا issue ہے لیکن اگر وفاقی حکومت اس میں

بُری طرح ناکام ہو رہی ہے اور صوبوں کو پیسے ہی منتقل نہیں ہونے تو صوبوں کا سسٹم کہاں سے چلنا ہے لہٰذا یہ بہت بڑا question mark ہے۔

جناب سپیکر! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ overall جو صورتحال ہے اُس پر بڑی خوبصورت بات فیض احمد فیض نے کی تھی۔ چونکہ وقت کم ہے اور دوسرے لوگوں نے بھی بات کرنی ہے تو میں اس قطعے کا سہارا لیتا ہوں کہ:

یہ داغ داغ اُجالا یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں
یہ وہ سحر تو نہیں جس کی آرزو لے کر
چلے تھے یار کہ مل جائے گی کہیں نہ کہیں
فلک کے دشت میں تاروں کی آخری منزل
چلے چلو کہ ابھی منزل نہیں آئی

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب عمر تنویر!

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے جناب کی بصارت، جرأت اور اس قدم پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کورونا کی اس وبا کے پیش نظر اسمبلی کا اجلاس بلایا۔ جس طرح عوام اس وقت front foot پر لڑ رہی ہے تو وہ اپنے نمائندگان کو بھی دیکھنا چاہتی ہے کہ وہ اسمبلی میں آ کر اُن کے حق کے لئے آواز اٹھائیں۔

جناب سپیکر! یہاں میرے سارے سینئر colleagues بیٹھے ہوئے ہیں لیکن کورونا پر بحث سے پہلے میں یہ کہوں گا کہ یہاں بار بار پوائنٹ آف آرڈر پر جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے پروڈکشن آرڈر کی بات ہو رہی تھی جس پر میں چھوٹی سی گزارش کروں گا کہ وہ basically ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے نہیں بلکہ جوڈیشل آرڈر کے ذریعے گئے ہیں۔ عدالتیں کھلی ہیں لہٰذا یہ اُن کے کیس کو وہاں پر pursue کریں۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں پاکستان کی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ اپنی ہی حکومت میں میاں محمد نواز شریف کو فارغ کیا گیا اور یہ واحد حکومت ہے جس میں وہ لندن کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ یہاں پر انتقام کی بات کی جاتی ہے تو کوئی انتقام نہیں لیا جارہا۔

جناب سپیکر! آج وہ لندن میں بیٹھے ہیں اور میاں محمد شہباز شریف بھی آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ کوئی کسی کو یہاں پر تکلیف نہیں دیتا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ اپنی باری پر جواب دے دینا۔

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر! مجھے اندازہ تھا کہ میری اس بات پر پیٹ میں کافی درد ہو گا جو اس وقت نظر بھی آرہا ہے۔ یہ بات ان سے ہضم اس لئے نہیں ہوتی کہ ہم نے اپنا دل بڑا کر کے ان کو اجازت دی۔ آج اتنے دن گزرنے کے بعد کورونا کی وبا کے مریض ٹھیک ہو رہے ہیں لیکن ابھی تک میاں محمد نواز شریف کا یہ پتا نہیں چل سکا کہ اُن کو کیا بیماری ہے اور وہ کب ٹھیک ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ اُن کو صحت تندرستی دے، میں اس فورم پر تمام دوستوں کے behalf پر یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو وہ ہسپتال دکھائے جہاں پر اُن کا علاج ہو سکے، مرض کی تشخیص ہو سکے، وہ صحت یاب ہوں اور پاکستان آکر اپنے مقدمات کا سامنا کریں۔

جناب سپیکر! اب میں کورونا پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر بے شمار باتیں ہو رہی ہیں اور تنقید کرنا بڑا آسان ہے لیکن کورونا ایک ایسا pandemic ہے جو آج سے 100 سال پہلے دیکھا گیا تھا۔ یہ foresee کرنے اور future کو دیکھنے کی بات کرتے ہیں تو اگر ان کی لیڈر شپ میں اتنی quality تھی تو 2015 میں بل گیٹس نے TikTok دی تھی اُس کو دیکھ کر یہ پہلے ہی arrange کر لیتے۔ یہ کہتے ہیں کہ باقی دنیا نہیں کر سکی لیکن ہم اتنے عقلمند ہیں جو یہ claim کرتے ہیں۔ اس سے پہلے میاں محمد شہباز شریف claim کرتے تھے۔

جناب سپیکر! ہم نے بڑا سنا کہ پاکستان میں کمانڈر سیف گارڈ صاحب آگئے ہیں تو جس طرح ڈینگی ختم ہوا تھا اس طرح اب انشاءاللہ تعالیٰ کورونا کی وبا چلی جائے گی لیکن ہوا یہ کہ ہم نے دو چار مرتبہ دیکھا کہ انہوں نے کیمرے کے آگے بیٹھ کر باتیں کیں اُس کے بعد دوبارہ ہمیں نظر نہیں آسکے۔ بات یہ ہے کہ اگر حقیقت کو دیکھا جائے تو اس وقت پنجاب واحد صوبہ ہے جس کے

بارے میں سپریم کورٹ کے remarks ہیں کہ سب سے بہتر کارکردگی اگر کسی نے دکھائی ہے تو پنجاب گورنمنٹ نے دکھائی ہے الحمدللہ۔

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار اور منسٹر ہیلتھ محترمہ یاسمین راشد کا پنجاب کی عوام کے behalf پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بہترین طریقے سے اس pandemic سے نمٹا ہے۔(قطع کلامیاں)

اب آپ تھوڑا صبر کریں اور بات سنیں۔ ایک تو آپ کے اندر بات سننے کا حوصلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: .Order in the House آپ ذرا ان کی بات سن لیں پھر اس کے بعد بولیں۔

جی، جناب عمر تنویر! آپ بات کریں۔

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر! گزارش صرف یہ ہے کہ چونکہ یہ ایک ایسی بیماری کا تجربہ ہے جس کا پوری دنیا میں کسی کے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔ آج جتنے بھی experts ہیں وہ صرف ایک ہی بات کر رہے ہیں کہ اس کے دو solutions ہیں، ایک یہ کہ اس کے against vaccine آ جائے یا اس کے against لوگ اپنی herd immunity کو develop کر لیں تا کہ وائرس humanity کے اندر سے eradicate ہو سکے لیکن اس کے علاوہ اس وائرس کا کوئی solution نہیں ہے۔

جناب سپیکر! علاوہ ازیں آپ کے ہیلتھ سسٹم کے اوپر جو بوجھ آنا ہے اُس کو بھی according to your financial availability of the resources cater کرنا ہے۔ ہمارے لوگوں کو تنقید کرنا بڑا آسان لگتا ہے لیکن ان کو یہ نہیں دیکھنا آتا کہ اس pandemic میں اتنا اچھا result آ رہا ہے۔ امریکہ اور پاکستان میں یہ وائرس 26۔ فروری کو آیا لیکن آپ امریکہ اور پاکستان کے حالات دیکھ لیں کہ کتنا فرق ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی کرم نوازی ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب حکومت اور وزیر اعظم جناب عمران خان کا initiative جس پر روزانہ کے حساب سے meetings لینا اور اچھے طریقے سے سارے معاملات کو دیکھا جا رہا ہے اور اس کی وجہ سے آج الحمدللہ یہ صورتحال ہے کہ پورے پنجاب میں کہیں پر راشن کی تقسیم میں مسئلہ پیش نہیں آیا۔ اگر ہم سندھ کی مثال لیں تو سندھ میں expired مال لوگوں کے گھروں تک پہنچایا گیا

ہے۔At the end وہاں پر راشن کے حوالے سے بجٹ ختم کر دیئے گئے۔ پنجاب میں کہیں بھی لوگ سڑکوں پر نہیں آئے اور الحمد للہ تمام لوگوں کو اُن کے گھروں میں راشن ملا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے یہ حکومت دیکھ رہی ہے کہ ایسی کوئی صورتحال پیش نہ آئے جہاں پر لوگوں کو بھوکا مرنا پڑے۔ اسی وجہ سے لاک ڈاؤن میں نرمی کا بھی اعلان کیا گیا ہے تاکہ لوگ نکل سکیں۔ یہ بنیادی طور پر individual جنگ ہے اور once again میں اس چیز کو reiterate کروں گا کہ ہر انسان کی کورونا کے خلاف ایک individual جنگ ہے لہٰذا اس پر جتنی ہم خود احتیاط کریں گے اتنا ہی ہمارے لئے بہتر ہے ورنہ کوئی دوسرا شخص آپ کے لئے نہیں کر سکتا۔ میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اسمبلی کا اجلاس بلایا اور ہمیں موقع دیا کہ ہم پنجاب کے لوگوں کی نمائندگی کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ پیپلز پارٹی کی طرف سے سید عثمان محمود بات کریں گے۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں کورونا اور پری بجٹ پر آغاز سے پہلے کچھ reservations بیان کروں گا۔ جب ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ call کی گئی تو ہماری طرف سے میرے محترم بھائی سید علی حیدر گیلانی تشریف فرما تھے۔

جناب سپیکر! اس میں یہ طے کیا گیا کہ میں از خود، سید علی حیدر گیلانی اور سید حسن مرتضیٰ اس سیشن کا حصہ بنیں گے غالباً جناب سمیع اللہ خان کے پاس وہ لسٹ پہنچائی گئی۔ انہوں نے پہلے بھی اس طرح کافی مرتبہ ہمارے ساتھ ایسا کیا ہے کہ میرا نام کاٹ دیا گیا لیکن سید حسن مرتضیٰ اور سید علی حیدر گیلانی کا نام رہنے دیا گیا اور وہ لسٹ انہوں نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو دے دی۔ بندے میں اتنی تو courtesy and audacity ہوتی ہے کہ اگر آپ کسی کا نام کاٹ رہے ہیں تو اُس کو convey بھی کر دیں۔ ہمارے پارلیمانی لیڈر سید حسن مرتضیٰ کی ذرانوازی کہ وہ خود اِدھر آئے اور انہوں نے اپنا نام کٹوایا اور میرا نام ڈلوایا۔

جناب سپیکر! جب مجھے بتایا گیا کہ میں نے آج کے سیشن میں حصہ لینا ہے تو میں رحیم یار خان سے کل روانہ ہوا۔ باقی ہمارے دوست تو پتا نہیں شاید کس طرح اپنے معاملات چلا رہے ہیں؟ ہمیں تو اپنے حلقوں کو بھی ٹائم دینا ہوتا ہے اور اپنے لوگوں کو بھی ٹائم دینا ہوتا ہے تو میں اس floor پر آپ کی توسط سے یہ گزارش کروں گا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی اپنی ایک پہچان ہے۔ ہم اپوزیشن میں ضرور ہیں، ہم PML(N) کے ساتھ ہیں issue to issue but ہمیں ان کی bracket میں نہ ڈالا جائے کیونکہ ان سے ہمیں رسوائی کے علاوہ ملتا کچھ نہیں۔

جناب سپیکر! میں خواجہ سلمان رفیق کی بات پر آؤں گا کہ انہوں نے بہت اچھی بات کی کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کی lead follow کرتے ہوئے اگر کورونا کے معاملات کو ملحوظ خاطر رکھ کر ان کو deal کیا جاتا تو آج حالات مختلف ہوتے۔

جناب سپیکر! میں نے پنجاب میں پچھلے دس سال اپوزیشن دیکھی ہے۔ پچھلے دس سال سے ہم ضلع رحیم یار خان میں اپوزیشن میں آ رہے ہیں اور یہ وہی ضلع رحیم یار خان ہے جہاں پر میں نے اسی on the floor of the House کھڑے ہو کر سوال پوچھا تھا کہ میری تحصیل میں پچھلے دس سالوں میں کتنے BHUs، میری تحصیل میں پچھلے دس سالوں میں کتنے RHCs اور میری تحصیل میں پچھلے دس سالوں میں کتنے سکول اپ گریڈ کئے گئے تو جواب آیا صفر۔ ہم نے پچھلے دس سال بھی ان کی حکومت کی کارکردگی دیکھی ہے اور فی الحال اٹھارہ ماہ ہونے کو آئے ہیں اور پی ٹی آئی کی کارکردگی بھی دیکھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کی اجازت سے کورونا پر آنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے تو یہ ایک pandemic ہے جس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اور الحمد للہ پاکستان اب تک بیشتر ممالک سے بہتر پوزیشن میں ہے۔ اٹلی کا سالانہ جی ڈی پی 2.5 کھرب ڈالر ہے جبکہ اس کے مقابلے میں پاکستان کی economy دسویں حصے کی بھی نہیں ہے۔ ہم hardly 300 billion dollars کی economy ہیں۔

جناب سپیکر! اٹلی جیسے ملک کے وزیر اعظم نے بھی ٹی وی پر آ کر کہہ دیا کہ we are looking to the sky ہم نے ہر ممکن کوشش کر لی But we have not been able to get rid of this virus مگر اس پورے pandemic کے دوران ہمیں وزیر اعظم کردار کچھ

منفی دیکھنے کو ملا۔ اس وجہ سے میں یہ الفاظ استعمال کر رہا ہوں کہ آپ ایک time پر لوکل گورنمنٹ سسٹم جو کہ بہترین سسٹم ہے اس کو abolish کر رہے ہیں اور اس کا alternative ٹائیگر فورس کی شکل میں دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ موضع کی سطح پر اور گلی کی سطح پر ایک elected لوگوں کا نظام ہے آپ اس کو ختم کر رہے ہیں۔ آپ ایک پارٹی کے ورکرز کو موبلائز کر کے اس کو treasury کا پیسا اور taxpayer کا پیسا کیسے دے سکتے ہیں؟ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے دیکھا کہ "احساس پروگرام" کے جو SOPs بنائے گئے ان کو throughout violate کیا گیا۔

جناب سپیکر! جس طرح لوگوں کا ہجوم اکٹھا کیا گیا اور لوگوں سے کہا گیا کہ social distancing maintain کیا جائے گا لیکن اس قسم کے کوئی اقدامات ہمیں ضلعی سطح پر، تحصیل سطح پر اور یونین کونسل کی سطح پر نظر نہیں آئے بلکہ ہمیں وفاقی وزراء اس کشمکش میں نظر آئے کہ لوگوں کو ہم یقین دلائیں کہ احساس پروگرام کا پیسا جو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے ذریعے جا رہا ہے وہ بے نظیر نہیں دے رہی بلکہ عمران خان دے رہا ہے تو ہم نے وفاقی وزراء کو اس کشمکش میں دیکھا۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں اس پوائنٹ پر ایک اور بات بھی کرنا چاہوں گا کہ sugar اور power کے سکینڈل کو جس طرح ایک timing کے ذریعے لایا گیا وہ بالکل uncalled-for تھا۔ میں گزارش کروں کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ چینی کا بحران آیا تو اس چینی بحران کی throughout ذمہ داری وفاقی کابینہ، ای سی سی اور صوبہ پنجاب کی کابینہ کو جاتی ہے کیونکہ اس ای سی سی کے سربراہ وزیراعظم خود ہیں اور اس کابینہ کے سربراہ وزیراعظم خود ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے اس کابینہ اور ای سی سی کی سربراہی میں ایکسپورٹ permission بھی دی اور جو سبسڈی کی بات ہے، اس سبسڈی کو table پنجاب کی Finance Ministry میں کیا گیا۔ اس فنانس منسٹری میں وہ کابینہ کے پاس گئی اور کابینہ کے ذریعے وہ approve ہو گئی۔

جناب سپیکر! ہمیشہ کی طرح unfortunately وزیر اعظم لوگوں کے پیچھے چھپنے کے عادی ہیں۔ پہلے ہم نے دیکھا کہ شروع شروع میں فیڈرل ہیلتھ منسٹر کیانی صاحب تھے اور جب ادویات کی قیمتیں بڑھائی گئیں تو کیانی صاحب کو ان کے عہدے سے فارغ کر دیا گیا۔ اس کے بعد اسد عمر صاحب کو عہدے سے فارغ کر دیا گیا اور پھر اس کے بعد خسرو بختیار کو ان کے عہدے سے فارغ کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں گزارش یہ کروں گا کیونکہ ہمارے وزیر اعظم کرکٹ کی analogy بہت پسند کرتے ہیں اور اس پر بولنا بھی چاہتے ہیں تو جب ایک کرکٹ ٹیم fail ہوتی ہے ناں تو پوری ٹیم استعفیٰ نہیں دیتی بلکہ پہلے کپتان استعفیٰ دیتا ہے۔

جناب سپیکر! 18 ویں ترمیم کی بھی آج کل بات سن رہے ہیں کہ 18 ویں ترمیم کو repeal کر دیا جائے اور اس میں ترمیم کی جائے۔ میں on record یہ کہہ رہا ہوں کہ یہی وہ عمران خان صاحب ہیں جنہوں نے خیبر پختونخوا میں ان کی گورنمنٹ تھی اور وفاق میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی تھی تو انہوں نے اسی 18 ویں ترمیم کی تعریف کی۔

جناب سپیکر! میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جب آپ بطور وزیر اعلیٰ پنجاب خدمات سر انجام دے رہے تھے تو آپ نے این ایف سی سے ایک stage آگے پی ایف سی کر دیا تھا۔ آپ نے تو ہر ضلع کو اس کی آبادی اور رقبے کے تناسب سے funding کر دی تھی اور میں on record کہتا ہوں کہ وہ جو پانچ سال تھے، اپر پنجاب کے بارے میں نہیں مگر جنوبی پنجاب میں جو ڈویلپمنٹ آپ کے دور حکومت میں کی گئی اس کے بعد کبھی وہ دیکھنے میں نہیں ملی۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے حکومت وقت کو گزارش کروں گا کہ آپ 18 ویں ترمیم کو اگر amend کرنا چاہ رہے ہیں تو اس کو ایک step آگے لے کر چلیں کہ ہر ضلع اور ہر ڈویژن کو empower کریں، انہیں ان کی آبادی اور رقبے کے تناسب سے فنڈز دیں اور انشاء اللہ پنجاب کو دیکھیں کہ کیسے decentralize ہو کر ہی ان محرومیوں کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

جناب واثق قیوم عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب سپیکر! شکریہ۔ اسمبلی آتے ہوئے ابھی باہر سب ممبران کی نظر پڑی ہوگی کہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے related لوگ احتجاج کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں چاہ رہا ہوں کہ ایک تو رمضان المبارک ہے اور یہ تیسرا احتجاج ہے۔ اگر کوئی دو تین ممبران کی کمیٹی بنا کر ان سے بات چیت کر لی جائے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو بات ہوگئی ہے اور پہلے میں نے اس کے اوپر ایجوکیشن منسٹر صاحب چونکہ آج نہیں آئے تو وہ سوموار کو آجائیں گے اس لئے آپ انہیں کہیں کہ سوموار کو ہم انہیں بلالیں گے کیونکہ سوموار کو منسٹر صاحب بھی آجائیں گے۔

جناب واثق قیوم عباسی: جی، ٹھیک ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اس پر کوئی کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! جناب مراد راس سے میری بڑی detail بات ہوئی اور میرے گھر میں میٹنگ ہوئی جس میں ان کے سارے عہدیداروں کو بھی بلایا گیا۔ انہوں نے کافی چیزیں طے کیں اور کچھ ہو رہی ہیں تو میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کو آنے دیں۔ ان کے ایک دو بندوں کے نام کسی کو بھجوا کر نوٹ کروالیں۔ جناب واثق قیوم عباسی! آپ چلے جائیں۔۔۔

MR WASIQ QAYYUM ABBASI: Mr Speaker With due respect I am working as a Chairman PEF as well.

جناب مراد راس سے discuss کر کے ان کے ساتھ negotiation بھی کر لیتے ہیں اور دیکھ لیتے ہیں کہ matter کیسے resolve ہوتا ہے پھر سوموار کے دن جب منسٹر صاحب ہوں تو تب بات کر لی جائے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ! منسٹر صاحب کو کہیں کہ وہ سوموار کے دن آجائیں۔

MR WASIQ QAYYUM ABBASI: Mr Speaker! For the time being

چونکہ ماہ رمضان ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب واثق قیوم عباسی، رانا مشہود احمد خان، جناب عمر تنویر اور خواجہ سلمان رفیق باہر جا کر ان کے ساتھ بات کر لیں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ویسے سوموار کے دن منسٹر صاحب کو بھی انشاءاللہ بلا رہے ہیں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

(اس مرحلہ پر جناب واثق قیوم عباسی، رانا مشہود احمد خان، جناب عمر تنویر
اور خواجہ سلمان رفیق اسمبلی کے باہر پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے
متعلقہ احتجاجی لوگوں کے ساتھ مذاکرات کے لئے معزز ایوان سے چلے گئے)

جناب سپیکر: اب محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری تو بدقسمتی ہے کہ میری باری کیسے کیسے آئی ہے لیکن چلیں اب بھگتنی تو پڑے گی۔ میری پہلے تو دعا ہے کہ پروردگار! اس pandemic سے اس صوبے کی عوام اور پوری دنیا کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

جناب سپیکر! سیاست کرنا سیاسی لوگوں کا کام ہوتا ہے اور سیاست کو گالی نہیں بننا چاہئے لیکن جب pandemic ہے تو اس کے اوپر تنقید برائے اصلاح کی جائے لیکن کچھ "سیاسی کورونا" ہیں کہ جنہیں ان کی زبان میں dose نہ دی جائے تو انہیں افاقہ نہیں ہوتا تو unfortunately مجھے پھر اس لئے اب تھوڑا سا track کو change کرنا پڑ رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہاں پر باتیں کرنے سے پہلے:

ذرا اپنی قبا دیکھ اور اپنے اعمال دیکھ

جناب سپیکر! میں ابھی زیادہ دور نہیں جاتی کہ چیف جسٹس آف پاکستان جنہوں نے اسی کورونا کے اوپر suo moto notice لیا ہوا ہے، نے حکومت کی زکوٰۃ اور خیرات کھانے کی بھی بات کی ہے۔ جو زکوٰۃ اور خیرات کھانے کی بات ہم کرتے تھے اب چیف جسٹس آف پاکستان اس پر مہر لگا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ابھی آٹا، چینی اور ادویات کا پہلا سیکنڈل ہے۔ آج ایک نئی بات ہے کہ انڈیا سے life saving drugs کے نام پر ادویات منگوائی گئیں اس کے اندر پتا نہیں کون کون اس گنگا میں نہایا ہے۔ Life saving drugs پر vitamins اور ڈسپرین تک انڈیا سے منگوائی گئیں۔ یہ ایک اور بہت بڑا اسکینڈل ہے۔ IDPs کی رپورٹ دبالی گئی ہے۔

جناب سپیکر! ابھی وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کے اوپر بڑی لمبی چوڑی چارج شیٹ بنتی ہے اس لئے بات کرنے سے پہلے ذرا اپنے گریبان میں جھانک لیا کریں۔ اگر آپ کے چیئرمین نیب کی یادداشت کمزور ہے، چیئرمین نیب کی آنکھیں کمزور ہیں تو پاکستان اور پنجاب کے عوام کی آنکھیں درست ہیں اور یادداشت بھی درست ہے۔ سب کو یاد ہے کہ کس کس کے کتنے کتنے پرانے کیس کیوں نکالے جاتے ہیں، ان کو کیسے استعمال کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس میں 17 سال سے ممبر ہوں اور میرے پاس کبھی کوئی سرکاری عہدہ نہیں رہا۔ میرے پنجاب اسمبلی کے salary account کو اڑھائی ماہ تک freeze رکھا گیا for no reason میرا کارڈ بلاک کر دیا گیا for no reason۔ جناب عمران خان نے ابھی fake NOC پر 300 کنال کا محل بنایا ہے ابھی اس کی بات ہونی ہے۔ وہ صادق اور امین جیسے بھی declare ہوئے وہ کرنے والے چلے گئے لیکن اب اپنی باری آئی ہے تو کہا جا رہا ہے کہ نیب آرڈیننس بدل دیں، پانچ سال سے پیچھے نہ جائیں، ہمارے ٹیکس معاملات نہ دیکھیں۔ آپ کے ٹیکس کیا، آپ کے تو بہت سارے معاملات دیکھنے کی ضرورت ہے وہ الگ بات ہے کہ ہمیں زبان بندی کا کہا گیا ہے ورنہ بات بہت آگے تک جاتی ہے اور جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں کورونا پر بات کرتے ہوئے اتنی گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ کورونا کے اس سارے معاملے کے اندر تین طرح کی اعتماد سازی کی ضرورت تھی۔ پہلی اعتماد سازی سیاسی جماعتوں کے ساتھ تھی۔ آپ ایک قومی اتفاق رائے بناتے، ایک ایک strategy plan کرتے اور اس پر سب مل کر چلتے۔

جناب سپیکر! افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ اس میں بھی فیل ہوئے۔ دوسری اعتماد سازی عوام کے ساتھ بنتی تھی۔ عوام کو یہ اعتماد ہوتا ہے کہ یہ حکومت ان کی جان، مال اور زندگی کا تحفظ کرے گی لیکن یہاں کیا ہوا؟ آپ نے بھی ذکر کیا کہ کورونا کے مریضوں کو دہشت گردوں کی طرح ان کے گھروں سے اٹھایا گیا۔ میری اپنی گلی کے اندر ایک خاتون کا کیس نکلا اور میں نے وہ سارا تماشا اپنے گھر کی چھت پر کھڑے ہو کر دیکھا۔ چار پولیس موبائل وین، دو ایمبولینس اور بے تحاشا اہلکاروں نے اس کے گھر پر دھاوا بولا اور اس کو لے کر گئے۔ اس کا رزلٹ یہ نکلا ہے کہ اب لوگ کورونا وائرس positive ہونے کے باوجود بتاتے نہیں ہیں اور کئی لوگ ٹیسٹ کرانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ عوامی اعتماد سازی میں بھی فیل ہوئے۔

جناب سپیکر! تیسری اعتماد سازی طبی عملے کے ساتھ بنتی تھی۔ چونکہ وہ ہمارے front line warriors ہیں جنہوں نے اپنی زندگیوں کو risk میں ڈالا ہے۔ آپ اور ہم سب چُھپ کر گھروں میں بیٹھ سکتے ہیں اور quarantine ہو سکتے ہیں لیکن ان کو اپنی ڈیوٹی پر جانا ہے، مریضوں کو دیکھنا ہے۔ WHO کی رپورٹ کے مطابق پاکستان ان چند بڑے sensitive ممالک میں شامل ہے جہاں طبی عملے کو وہ چیزیں provide نہیں کی گئیں جو ان کی ضرورت تھی اور وہ نہتے اس بیماری کے ساتھ لڑتے رہے۔

جناب سپیکر! افسوس کی بات یہ ہے کہ ان کے ساتھ ہوا کیا؟ وہ لوگ ایک طرف ہسپتال جاتے تھے اور دوسری طرف جا کر سیکرٹریٹ کے باہر دھرنا دیتے تھے۔ ان کو ایک دن سیکرٹریٹ کے باہر مار بھی پڑی ہے۔ یہ ہے آپ کی اعتماد سازی۔ تین stages پر اعتماد سازی کی ضرورت تھی جس کو آپ نہیں کر سکے۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر کورونا ڈھونڈ رہے تھے۔ پتا نہیں وہ انہیں کس نے کہا تھا؟ وہ میاں محمد شہباز شریف کی نقل کرتے ہیں اور ہیلی کاپٹر پر چڑھ جاتے ہیں۔ اگر میاں محمد شہباز شریف سیلاب دیکھنے کے لئے ہیلی کاپٹر پر بیٹھتا تھا،

میاں محمد شہباز شریف زلزلہ دیکھنے کے لئے ہیلی کاپٹر پر بیٹھتا تھا تو وہاں جگہ نہیں ہوتی تھی اور سکیورٹی کے issues ہوتے تھے اس لئے ہیلی کاپٹر استعمال کرنا پڑتا تھا۔ اب تو سڑکیں کھلی تھیں، آپ کو کس نے منع کیا کہ سڑکیں استعمال نہ کریں۔

جناب سپیکر! ملتان میں ایک جگہ کہا گیا کہ ہم نے 3۔ جنوری کو تیاری کرنا شروع کر دی تھی اور وزیر اعظم کہتے ہیں کہ ہم نے 15۔ جنوری کو تیاری شروع کر دی تھی۔ 7۔ جنوری کو کیس رپورٹ ہوتا ہے۔ انہوں نے 3۔ جنوری کو تیاری شروع کر دی لیکن تیاری کا عالم یہ ہے کہ آپ اپنے طبی عملے کو PPE kits نہیں دے سکے اور quarantine centre نہیں بنا سکے۔

جناب سپیکر! انہوں نے quarantine centres کے معاملات بہت چھپانے کی کوشش کی کیونکہ میڈیا کی quarantine centre تک access نہیں ہے لیکن اب یہ موبائل فونز سب کچھ دکھا دیتے ہیں۔ ڈی جی خان کے quarantine centre کو بھی دیکھا، ملتان کے quarantine centre کو بھی دیکھا اور اس کے بعد ایکسپو سنٹر میں جو پچھلے چار پانچ دن پہلے ہوا جس کا ذکر آپ نے بھی فرمایا۔ یہ ان کی تیاری تھی۔ دو ماہ پہلے جب یہ pandemic پاکستان میں پھیلنا شروع ہوا تو محکمہ صحت کو 11۔ ارب روپے جاری کر دیئے گئے تھے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ وہ 11۔ ارب روپے کہاں خرچ کئے گئے؟ اگر آپ PPE kits نہیں منگوا کر دے سکے، اگر آپ quarantine centres نہیں دے سکے، اس وقت مریض سحری اور افطاری میں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں ان کو جو کھانا provide کیا جا رہا ہے ان کے clips بھی موجود ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے ڈاکٹر صاحبہ کا بڑا احترام ہے جب مجھے پتا چلا کہ ماشاء اللہ ان کی عمر 70 سال ہے یہ پھر بھی کافی محنت سے کام کرنے کی کوشش کر رہی ہیں لیکن تھوڑی سی محنت میڈیا کی بجائے ground پر کرنا ضروری تھی لیکن وہ نہیں کر سکیں۔ ڈاکٹر صاحبہ، جناب عثمان احمد خان بزدار اور کسی ایک حکومتی اہلکار نے کبھی standard SOPs follow نہیں کئے۔

جناب سپیکر! کبھی انہوں نے social distancing کو نہیں دیکھا، کبھی کسی نے ماسک نہیں پہنا اور آج سیالکوٹ میں جناب عثمان احمد خان بُزدار نے ایک تماشا لگایا، سوشل میڈیا پر وہ ویڈیوز وائرل بھی ہوئی ہیں انہوں نے وہاں پر social distancing کی جو طبیعت صاف کی ہے

وہ پوری دنیا نے دیکھا ہے۔ ایک خبر کے مطابق مارچ میں 10 کروڑ روپے کا حفاظتی سامان چائنا کی طرف سے پنجاب کے لئے بھجوایا گیا، پی آئی اے کے کارگو نے 3 کروڑ 70 لاکھ روپے مانگے اور وہ سامان آج تک پنجاب نہیں آسکا۔ محترمہ وہ سامان آج تک پنجاب نہیں منگوا سکیں۔

جناب سپیکر! اس سے بڑی نااہلی اور کوتاہی کیا ہو سکتی ہے کہ یہاں لوگ مر رہے ہیں، ان کو چیزیں چاہئیں اور آپ صرف ایک consignment یہاں پر نہیں لا سکے۔ اس سے زیادہ تکلیف دہ بات اور کیا ہو گی؟ جو چیف جسٹس آف پاکستان نے suo moto ایکشن لیا ہوا ہے، ویسے میں سوچ رہی تھی کہ اگر خدانخواستہ یہ pandemic پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دور میں آیا ہوتا اور پی ٹی آئی اپوزیشن میں ہوتی تو ایک آدھ دھرنا پھڑک گیا ہوتا، چار پانچ جلسے ہو گئے ہوتے اور کوئی تین چار دفعہ پاکستان کو بند کرنے کی دھمکی دے دی گئی ہوتی لیکن ہم نے یہ سب کچھ نہیں کیا۔ یہ ڈینگی ختم ہو چکا تھا لیکن پچھلے سال بھی لوگ ان کی غفلت کی وجہ سے ڈینگی سے مرے ہیں۔ اس وقت ہم نے معاشی طور پر پیٹ پر پتھر باندھ لئے، آپ ہماری GDP 5.8 سے 1.23 پر لے گئے ہیں اور وہ ہم نے برداشت کیا ہے لیکن یہاں جانوں کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر! افسوس کی بات یہ ہے کہ 8- مئی 2020 ایک بجے تک پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی رپورٹ کے مطابق اس وقت پنجاب میں 961 نئے کیس رپورٹ ہوئے ہیں اور اس کی مجموعی تعداد 10 ہزار سے cross کر گئی ہے۔ وزیراعظم کل آئے اور آکر انہوں نے سب کچھ کھول دینے کا اعلان کر دیا۔ یہ لاک ڈاؤن جس کو سمارٹ لاک ڈاؤن کہتے ہیں اور پتا نہیں کیا کچھ کہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق ان حالات کو دیکھتے ہوئے جتنی تیزی سے یہ کیسز بڑھ رہے ہیں اب ایک اور یوٹرن کی تیاری ہے۔ پنجاب کے چھ اضلاع کے بارے میں ایک سمری آج دوبارہ وفاق کو بھیجی گئی ہے کہ وہاں پر لاک ڈاؤن نہ کھولا جائے۔

جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آپ بولنے سے پہلے سوچتے کیوں نہیں ہیں، آپ بولنے سے پہلے ہوم ورک کیوں نہیں کرتے ہیں؟ لاک ڈاؤن ہو گا، لاک ڈاؤن نہیں ہو گا، لاک ڈاؤن اشرافیہ نے کیا۔ لاک ڈاؤن کا تو DG ISPR نے یا اسد عمر نے announce کیا پھر کون ہے اس ملک کے اندر اشرافیہ؟ Financial Times نے بھی لکھا ہے۔

جناب سپیکر! Financial Times نے لکھا ہے کہ جناب عمران خان کو sideline کر دیا گیا ہے۔ اب اگر اس کارونا یہ رو رہے ہیں تو پھر کھل کر روئیں اور کھل کر بتائیں کہ آپ کارونا ہے کیا؟ چیف جسٹس آف پاکستان نے ایک ہفتے کی مہلت دی ہے اور میرا خیال ہے کہ Monday کو دوبارہ کیس لگے گا۔ اس کے اندر انہوں نے categorically کہا ہے کہ اربوں روپے کا فنڈ کہاں جا رہا ہے؟ اس کا حساب دینا ہو گا اور انہوں نے کہا کہ میں اگلے ہفتے decide کروں گا کہ یہ کیس نیب کو جائے گا یا ایف آئی اے کو جائے گا۔ جو تھوک میں دو روپے کا ماسک ملتا ہے اس پر اربوں روپیہ کیسے خرچ ہو گیا؟ یہ میں نہیں کہہ رہی ہوں یہ چیف جسٹس آف پاکستان نے کہا ہے۔ یہ quarantine centre کا رونا رو رہے ہیں اور ابھی سلمان بھائی بھی رو رہے تھے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ ہوم ورک تو کر سکتے تھے۔ یہ کورونا یہاں سے پیدا نہیں ہوا۔ اگر ائر پورٹس manage کر لئے جاتے، اگر تفتان کا بارڈر manage کر لیا جاتا تو یہ نہ ہوتا۔ آپ نے تھرمامیٹر سے ٹمپریچر چیک کر کے کہا کہ ہم نے لاکھوں لوگوں کی سکریننگ کر دی۔ اتنی غلط بیانی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں wind up کر رہی ہوں۔ یہ اتنی غلط بیانی نہ کریں۔ تھرمامیٹر سے بخار چیک کرنے کو کیا سکریننگ کہتے ہیں؟ مجھے بخار ہوا میں جہاز پر چڑھنے سے پہلے پیناڈول کھا کر بیٹھ گئی کیا میری سکریننگ ہو گئی؟ انہوں نے کہا کہ کورونا ہمارے ملک کے اندر 90 فیصد locally پھیل رہا ہے۔ یہ بڑی alarming بات ہے۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں صرف ایک شعر سنانا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ اگلے ممبر سید یاور عباس بخاری ہیں۔

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا ایک شعر سن لیں۔

جناب سپیکر: سید یاور عباس بخاری! محترمہ کا ایک شعر سن لیں۔ جی، محترمہ! شعر سنادیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے تو ویسے ہی شعر یاد نہیں رہتے پتا نہیں یہ والا شعر گاڑی کے پیچھے کہیں سے نظر آ گیا تھا۔

اَڑے تھے یہ ضد پہ کہ سورج بنا کر چھوڑیں گے
پسینے چھوٹ گئے اِک دِیا بنانے میں

جناب سپیکر: جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد وآلِ مُحَمَّد وَعَجِّل فَرَجَھُم۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میری درخواست ہے کہ COVID-19 یہ نہیں دیکھے گا کہ کون پی ٹی آئی کا ہے، کون (ن) لیگ کا ہے اور کون پاکستان پیپلز پارٹی کا ہے let's sit together اور تھوڑا سا حوصلہ کے ساتھ باتیں سننے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! بڑے افسوس کی بات یہ ہے، Please take this positively and opposition specially کہ میں نے جتنے بھی ٹیلی ویژن پر پروگرام کئے اور جتنا آج میں نے سنا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے تنقید برائے تنقید اور صرف points scoring کے علاوہ کوئی اور باتیں نہیں سنیں اور جو باتیں میری بہن عظمیٰ زاہد بخاری نے کی ہیں As for as Punjab is concerned پی ٹی آئی گورنمنٹ پر سب سے بڑا تنقید کرنے والا منصور علی خان ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ان کے ساتھ تین پروگرام کئے ہیں اور اللہ گواہ ہے کہ بالکل اس کی opinion change ہو گئی کہ گورنمنٹ آف پنجاب اتنی well-prepared تھی ان کا ایک سب سے جو بڑا گلہ تھا، میں جھوٹ کا لفظ استعمال نہیں کرتا میں گلہ بولوں گا تاکہ بات اچھی رہے۔ ان کا گلہ یہ تھا کہ میو ہسپتال کے اندر COVID-19 والوں کے لئے quarantine centre

بنایا گیا ہے جو بالکل غلط بات تھی۔ ہم لوگ خود گئے، ٹیلی ویژن کا ایک پروگرام available ہے اگر آپ منصور علی خان کا 23۔مارچ کا پروگرام دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! ہمیں میڈم منسٹر صاحبہ نے باقاعدہ اجازت دی، ہم لوگ گئے اور ہم نے دیکھا۔Madam correct me if I am wrong اس وقت پنجاب میں 25 ہزار سے زیادہ بیڈز quarantine کے لئے available ہیں۔اٹک کے اندر جو میرا ضلع ہے اس وقت patients کے لئے 1200 بیڈز available ہیں۔ جہاں تک احتیاط کی ضرورت ہے COVID-19 کے خلاف جو بہترین علاج تو دنیا accept کر رہی ہے وہ herd immunization ہے جو سویڈن نے follow کیا۔ پھر میری بہن نے کہا کہ وزیراعظم باتیں کرتے ہیں اور سوچتے بعد میں ہیں تو وزیراعظم نے جو آج تک باتیں کی ہیں امریکہ اس کو ایک ہفتے بعد follow کر رہا ہے اور اس کو Britain بھی follow کر رہا ہے۔ یہاں پر construction انڈسٹری کا مسئلہ تھا تو جب ہم نے اعلان کیا تو اس کے تقریباً ایک ہفتے بعد انہوں نے اس کو کھولا۔ یہ چیزیں وہ ہیں، ایک ایسی وبا ہے یہ ڈینگی نہیں ہے اور ڈینگی کی جو باتیں کر رہے ہیں کہ ہمارے ہاں اس دفعہ آیا تو ایک spike آیا۔

جناب سپیکر! مجھے تعداد بتا دیں کہ اس دفعہ ڈینگی میں کتنے لوگ مرے؟ منسٹر صاحبہ یہاں پر بیٹھی ہوئی ہیں.The asker is well ہمارے پاس last year میں اتنی بُری pictures دکھائی گئی لیکن جو اموات تھیں اگر ان کے نمبرز بتائے جائیں تو ان کے دور سے کم تھیں۔

جناب سپیکر! ان کے دور میں اس لئے زیادہ اموات ہوئیں کیونکہ ڈینگی پہلی دفعہ آ کر hit ہوا۔وہ ان کا قصور نہیں تھا وہ ان لوگوں نے سیکھا اور ایک practice آ گئی۔ابھی COVID-19 کا جو issue ہے دنیا میں جو latest research ہے اس کے مطابق ماسک پہننے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی یہ وہ research ہے جو ہر ایک scientist کی ایک دوسرے سے conflict کر رہی ہے ہم لوگ یہاں پر بیٹھ کر جو social distancing کی باتیں کرتے ہیں، ہم جو پنجاب حکومت یا فیڈرل گورنمنٹ پر تنقید کی باتیں کرتے ہیں تو میری بہنیں اور میرے بھائیو یہ وہ pandemic ہے جس کے بارے میں کسی کو ابھی تک کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہی ہے۔

جناب سپیکر! وہ کہتے یہ ہیں کہ دنیا میں جتنا COVID-19 ابھی تک پھیلا ہے۔ اس کی جو total amount ہے it's one gram جو آج تک 26 لاکھ لوگوں کو affect کیا ہے۔ وہ ہم لوگوں نے ایک گرام absorb کیا ہے وہ one گرام ہے اگر یہ پانچ گرام ہوتا تو ہمارے ساتھ کیا ہوتا؟ یہ وہ pandemic ہے یہاں پر points scoring کم کی جائے۔ اگر کرنی ہے تو طریقے سے کریں، بے ڈھنگ طریقے سے نہ کی جائے اور بونگے طریقے سے نہ کی جائے جس سے لوگوں کے حوصلے پست ہوں۔ لیڈرشپ وہ ہوتی ہے جو silver lining دکھاتی ہے، لیڈرشپ وہ ہوتی ہے جو حوصلے بڑھاتی ہے، لیڈرشپ وہ نہیں ہوتی جو تنقید برائے تنقید کرتی ہے ان لوگوں کے آخری سال میں ہیلتھ کا بجٹ 111 ارب تھا ہم اس کو 279 بلین روپے پر لے گئے۔ 34 ہزار ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی پڑی ہوئی تھیں ان کو تو احساس نہیں تھا اس گورنمنٹ میں وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار نے 26 ہزار سے زیادہ بھرتیاں کیں اور 10 ہزار اضافی بھرتیاں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ کون کر رہا ہے؟ Human development کی ان کے قریب سوچ بھی نہیں تھی۔ یہ لوگ صرف اور صرف optics پر کام کرتے تھے، fly over بناتے تھے، میٹرو بناتے تھے جہاں پر subsidies دی جاتی تھیں۔ جنہوں نے آکر میٹرو بنائی ہمارا خون پسینہ انہی بڑے لوگوں کو financing کرواتے تھے وہ ہمارے غریبوں کے جیبوں میں جاتا یا ایگریکلچر میں جاتا تو وہ ان کو بُرا لگتا تھا۔ کمیشن کی شکل میں یہ سارا پیسا باہر گیا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ ایک ایک چیز سامنے آئے گی۔

جناب سپیکر! مجھے بتائیں کہ کہاں کی ضرورت تھی کہ لاہور کو 65 فیصد بجٹ پنجاب کا دیا جائے۔ میرے ضلع کے اندر ہسپتال تباہ ہوا اور وہاں پر بیڈز کی تعداد آدھی ہوگئی۔ 26 کروڑ روپے ٹائیلز لگانے کے لئے دیا گیا لیکن وہاں bedding capacity بڑھانے کے لئے ایک پائی نہیں دی گئی۔ مجھے شرم آتی ہے ایسے لوگوں پر جو یہاں پر بیٹھ کر باتیں تو پنجاب کی کرتے ہیں لیکن اتنی حیا نہیں تھی کہ وہاں پر 19 لاکھ کی آبادی مر رہی تھی، ان لوگوں کے اندر اتنا ظرف نہیں تھا کہ ہمیں 100 بیڈز اور دے دیتے۔

جناب سپیکر! میو ہسپتال کا ٹاور آپ بنا کر گئے، شیخوپورہ اور وزیر آباد میں ہسپتال آپ بنا کر گئے یہ چونکہ جناب پرویز الٰہی نے بنایا تھا ان کو موت آتی تھی کیونکہ آپ کا نام اوپر آتا۔ ان لوگوں نے ہر وہ کام کیا ہے، ان لوگوں نے اس قوم اور پنجاب کے ساتھ ظلم کیا اور اگر ان کو کوئی بات کرے تو یہ پیچھے بیٹھ کر چیخیں مارتے ہیں۔ انہیں اس بات پر کم از کم شرم آنی چاہئے کہ جب آپ لوگ تنقید برائے تنقید کرتے ہیں تو اس کو تعمیری طور پر کریں اور اس پر ایسے شور مچا کر مت کریں کیونکہ جب آپ لوگوں کی ہر بات کھولی جائے گی تو انشاءاللہ تعالیٰ سمجھ آئے گی۔ سپیکر صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں جب یہ وزیر اعلیٰ تھے تو انہوں نے پنجاب پر کیا احسان کیا ہے، انہوں نے کم از کم شو بازی تو نہیں کی تھی انہوں نے practically کام کئے تھے یہ حکومت آئی اور پنجاب 2500- ارب روپے کا مقروض تھا اور 117- ارب روپے کے cheques bounced تھے۔ سپیکر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جب یہ وزیر اعلیٰ کا منصب چھوڑ کر گئے تو 100- ارب روپیہ آپ کو دے کر گئے تھے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو حقیقت ہیں۔ وہاں پنجاب میں میرے لوگ مرے ہیں، اٹک میں میرے لوگ مرے ہیں جو وہاں پر ہمیں تکلیف ہوتی ہے تو آپ لوگ لاہور والے آکر دیکھیں تو آپ لاہور والوں کو شرم آئے گی کہ جو آپ لوگوں نے کردار ادا کیا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں کہ جب آپ وزیر اعلیٰ تھے۔ مجھے یہ جو غصہ آرہا ہے اس لئے آرہا ہے کہ جب آج ہم وہاں پر جاتے ہیں تو ہمارے پاس دو Ventilators پڑے ہوئے ہیں۔ ہم لوگوں کو یہ چیزیں دیکھنی ہیں کہ اگر آپ لوگ یہ کام نہیں کر سکتے تھے تو آپ کو کوئی حق نہیں تھا کہ آپ لوگ وزیر اعلیٰ کی سیٹ سنبھالتے کیونکہ جو آپ لوگوں نے کام کیا وہ آپ لوگوں نے پنجاب کے ساتھ زیادتی کی۔ شکریہ۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: جی، please Order in the House. اجلاس کا ٹائم ختم ہو گیا ہے اور اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 11- مئی 2020 کو صبح 11:30 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔